صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 04 ستمبر 2012ء بمطابق 16 شوال 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاقتُلُوهُم حَیثُ ثَقِفتُمُوهُم وَأَخرِجُوهُم مِّن حَیثُ أَخرَجُوكُم وَالفِتنَةُ أَشَدُّ مِنَ القَتلِ وَلَا تُقٰتِلُوهُم عِندَ المَسجِدِ الحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوكُم فِیهِ فَإِن قٰتَلُوكُم فَاقتُلُوهُم كَذٰلِكَ جَزَآءُ الكٰفِرِینَo فَإِنِ انتَهَوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ۔ صَدَقَ اللّٰهُ العَظِیم۔

(ترجمہ): اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو۔ اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور': بس یہی ہیں، یہ تو بڑی اچھی بات ہے میاں افتخار صاحب! کہ آج صرف دو تین سوال آپ سے کئے گئے ہیں، آپ کی حکومت سے میرا ہاؤس مطمئن نظر آرہاہے۔ صرف تین سوالات اور وہ بھی مفتی کفایت اللہ صاحب کے خالی آئے ہیں۔ (مداخلت) ہں جی؟ نہیں، آپ In time نہیں دیتے ہیں نا۔ اب دیکھو، مفتی صاحب کی بھر مار ہے، کل بھی آئے تھے اور آج بھی پورا دن مفتی صاحب کا ہے۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر ؟ ایک منٹ جی۔ یہ ہمارے ہاؤس میں ایک مہمان آئے ہیں، میں پورے ہاؤس کی طرف سے ارباب عالمگیر خان جو ہمارے کیمونیکیشن منسٹر ہیں، ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ جی سپلیمنٹری؟ (تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: میں بھی عالمگیر خان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ساتھ اپنے 'ہزارہ ایکسپریس وے' کی بھیک بھی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: وہ 'ہزارہ ایکسپریس وے' کی بھیک بھی ساتھ مانگتا ہوں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔

جناب سپیکر: ہاں بڑی ضروری بات ہے، آج اس پہ کوئی ایک کال اٹینشن نوٹس ہے یا کیا ہے، ایڈجرنمنٹ؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دے چې سړی ته، دے چې سړی ته پخیر راغلے هم وائی نو د ده پکښې څه مطلب وی۔ (قہقہے) د خدائے د پاره خو چا ته پخیر راغلے وایه کنه، لا د وئیلی نه دی او شے ترې غواړي؟

مفتی کفایت اللہ: ذاتی غرض نشته جی۔

جناب سپیکر: یہ میں ارباب صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکرا عالمگیر خان د ټولې صوبې ګران قدر میلمه دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: هغه زمونږه د صوبې په مرکز کښې نمائندګی کوی، مونږ ټول ورته خوش آمدید وایو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! ما خو وئیل چې میاګان، خو دا ملایان زمونږ نه سیوا دی جی (قہقہہ)

جناب سپیکر: میں آپ کی طرف سے ارباب عالمگیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ کچھ وقفے تک بیٹھیں تاکہ آپ سب کے ساتھ تھوڑا سا وہ شیئر کرینگے، جو مشکلات ان کو ہیں یا جو خوشخبری اگر وہ سنائیں۔ جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی، سوال نمبر ہے جی 54۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: لیکن ہمارے وزیر صاحب نہیں ہیں، اس کا جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب کی جگہ اور وزیر صاحبان بہت بیٹھے ہیں، دیکھو۔

مفتی کفایت اللہ: ایسا میں نے کوئی وزیر نہیں دیکھا جو اپنے محکمے سے باخبر ہو۔

جناب سپیکر: نہیں، پورا ٹھیک ٹھاک، مکمل تیز اور طرار وزیر شجاع الرحمان، شازی خان صاحب بیٹھے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، شازی خان سے نہیں ڈرنا، میں نے ایسا وزیر تو نہیں دیکھا جو اپنے محکمے سے باخبر ہو تو یہ کیسا وزیر ہوگا جو دوسرے کے محکمے سے باخبر ہوگا؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: اچھا، پھر تو وہ اس سے نہیں خبر؟

مفتی کفایت اللہ: آپ کو بھی اندازہ ہے، ہم گزارہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ، تو واپس لیتے ہیں، کیا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں یا تو پینڈنگ رکھ لیا جائے یا یہ کہ کوئی آدمی اگر ذمہ داری سے جواب دینا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے الفاظ بڑے سخت کہے ہیں کہ وزیر صاحب اپنے محکمے سے باخبر نہیں ہے۔

* 54 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ماحولیاتی آلودگی میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں جنم لے رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 11-2010 کے دوران ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے کئے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت کی جانب سے عوام کی آگاہی کیلئے کسی ورکشاپ / سیمینار کا اہتمام کیا گیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات کے فرائض:

* ماحولیاتی اثرات کا جائزہ Environmental Impact Assessment (EIA)، ابتدائی ماحولیاتی چھان بین Initial Environmental Examination (IEE) پر نظر ثانی کرنا، طریقہ کار وضع کرنا اور رہنمائی کرنا (دفعہ 12)۔

* صنعتوں، شہری آبادیوں اور گاڑیوں سے مائع اور گیس کی صورت میں اخراج کیلئے قومی ماحولیاتی معیار National Environmental Quality Standards (NEQS) کی تیاری، نظر ثانی اور اس کو لاگو کرنا (دفعہ 11)۔

* خطرناک مواد / کوڑا کرکٹ کی نگرانی (دفعہ 14)۔

* گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں کی نگرانی (دفعہ 15) اب محکمہ ٹرانسپورٹ کو منتقل ہو چکا ہے۔

* ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کیلئے سروے، دیکھ بھال اور جانچ پڑتال کیلئے ایک نظام وضع کرنا اور سالانہ ماحولیاتی رپورٹ شائع کرنا۔

* عوام کو ماحولیاتی آلودگی کے سلسلے میں تعلیم اور معلومات فراہم کرنا۔

2۔ سال 11-2010 کے دوران تحفظ ماحولیات کی طرف سے ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے کئے گئے اقدامات:

* صنعتوں کی نگرانی پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 11 کو لاگو کرنے کیلئے باقاعدگی سے کی جاتی ہے اور سیکشن 16 کے تحت اس سیکشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ حکم (Environmental Protection Orders) جاری کئے جاتے ہیں۔ اس پر عملدرآمد نہ کرنے والوں کے کیسز تیار کر کے ماحولیاتی عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔ انوائرنمنٹل ٹریبونل کے چیئرپرسن کی

تبدیلی کی وجہ سے 122 کیسز زیر سماعت ہیں جبکہ 60 کیسز عدالت میں جمع کرانے کیلئے تیار پڑے ہیں۔ اس سے پہلے سالوں میں ماحولیاتی عدالت میں 526 کیسز داخل کئے جا چکے تھے جن میں سے 404 کیسز کا فیصلہ ہوا تھا۔

* فضائی آلودگی کی نگرانی کیلئے ادارہ تحفظ ماحولیات کی چھت پر مسلسل فضائی ماحول کی نگرانی کا سٹیشن قائم کیا گیا ہے جو کہ چوبیس گھنٹے نگرانی کرتا ہے اور اس سٹیشن سے حاصل شدہ معلومات کو روزانہ خبر نامہ کے دوران عوام کی آگاہی کیلئے نشر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پشاور میں دو مقامات پر 'ڈیجیٹل ڈسپلے بورڈ' لگائے گئے ہیں اور مندرجہ بالا سٹیشن سے حاصل شدہ معلومات کو انہی 'ڈیجیٹل ڈسپلے بورڈ' کے ذریعے عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔

* پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے سیکشن 12 اور IEE/E/A Regulation 2000 کے تحت تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں کیلئے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) اور ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) سے متعلق رپورٹس ادارہ تحفظ ماحولیات میں منظوری کیلئے جمع کی جاتی ہیں۔ ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) رپورٹس کا عمل حکومت کیلئے آمدنی کا ایک ذریعہ ہے اور اس عمل کے ذریعے عوامی صلاح مشورہ سے منصوبے کے منفی اثرات کی تلافی کی جاتی ہے۔ ادارہ تحفظ ماحولیات نے سال 11-2010 کے دوران اب تک 15 ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) اور 16 ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کی نظر ثانی کی ہے۔

3 سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 میں مندرجہ ذیل منصوبے شامل ہیں:

* فشریز سنٹر شیر آباد پشاور میں ادارہ تحفظ ماحولیات کی لیبارٹری کا قیام۔

* پشاور میں صاف صنعتی پیداوار کے مرکز کا قیام۔

* پشاور کے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں برقی فضلات کے متعلق فیزیبلٹی سٹڈی اور اس کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے سے متعلق تجاویز۔

* ای پی اے خیبر پختونخوا کے لیگل یونٹ کی استعداد کار میں اضافہ۔

4۔ عوام میں ماحولیاتی آگاہی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

* چھاپ شدہ کاغذی مواد، مثلاً پوسٹرز، لیف ہٹ، بیجز، ماحولیاتی کتابچے اور کیلنڈر تیار کئے گئے اور عوام میں تقسیم کئے گئے۔

* چار ماحولیاتی اساتذہ (2 مرد اور 2 خواتین) مختلف تعلیمی اداروں کے دورے کرتے ہیں اور وہاں ماحولیاتی کلب بناتے ہیں۔

* اب تک پشاور میں 32 جبکہ ڈی آئی خان، چارسدہ، صوابی، مردان، کوہاٹ، سوات، ایبٹ آباد اور نوشہرہ کے اضلاع میں پانچ پانچ کلب بنائے جاچکے ہیں۔

* حیات آباد میں کوڑا کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا اور پشاور یونیورسٹی میں قومی ماحولیاتی تغیراتی پالیسی کے موضوع پر ورکشاپ منعقد کی گئی۔

* فائبر گلاس سے بنے ڈسٹ بن اور مختلف اقسام کے پودے نوشہرہ، چارسدہ، ڈی آئی خان، صوابی، سوات اور ایبٹ آباد اضلاع کے سکولوں میں قائم شدہ ماحولیاتی کلب میں تقسیم کئے گئے۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): سر! اس طرح ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے بڑا جامع جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی شجاع خان۔

وزیر مال: ڈیپارٹمنٹ نے بڑا جامع جواب دیا ہے مفتی صاحب کو اور میرا خیال ہے وہ اس جواب سے مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا مطمئن لگ رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، نہیں جی۔ میرا ایک سپلیمنٹری سوال ہے کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد پھر یہ سارے کا سارا محکمہ تو ہمارے صوبے میں آگیا ہے، پھر جس طرح قانون سازی کرنا چاہیئے تھی اس طرح قانون سازی نہیں ہوئی۔ تو اب میں یہ پوچھوں گا وزیر باتدبیر سے کہ آخر آپ کو کیا رکاوٹیں ہیں کہ اسمبلی بھی ہماری ہے، پھر اوپر سے ہمیں اٹھارہویں آئینی ترمیم میں اختیار بھی مل گیا ہے، پھر کیا بات ہے کہ آپ اس کیلئے مکمل قانون سازی نہیں کرتے اور جامع پلان تشکیل نہیں دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی۔ دا سې ده جي چې مفتي کفايت صاحب چې دا کومه خبره کوی، زه چونکه د دغې کميټئ خپله چيئرمين وومه او دا ټول مونږه مطلب دے چې Thrash out کړې دی او يقيناً چې چرته چرته د قانون سازئ ضرورت دے، هغه مونږه ټول مطلب دے 'کمپليټ' کړې دی او لا ء والا به په هغې باندې مونږ ته رائے راکوی او بيا به ئے تاسو ته راليږو۔ هغه ډير لوئے کار دے، يؤ محکمه نه ده، يؤ کار نه دے، هغه د ټولو محکمو په بابت کښې اقدامات کول دی، نو چې

اتلسم ترمیم کبنې کوم کوم اختیار مونږ ته راغلے دے نو هغه مونږه تیار کړے دے۔ په هغې کبنې یؤ غټ رکاوټ دا هم وو چې د مرکز د طرف نه هم درخواست شوے وو چې مونږ به په یؤ ځائے باندې د Implement کولو یؤ اعلان کوؤ، د بد قسمتئ نه په هغې کبنې د لوکل باډیز هغه الیکشن، چې د هغې اختلاف راغلو، یؤے صوبې منلو بلې نه منلو، نو دا ټوله خبره په یؤ ځائے د پیکج په شکل کبنې هغوی کول غوښتل نو مونږه تیاری کړې ده او دوئ بالکل ټهیک وائی چې دا صوبې ته چې کوم اختیار راغلے دے، په هغې کبنې چې کوم دے نو په رولز کبنې 'چینجز' راوستل غواړی، قانون سازی کول غواړی او مونږ د خپلې کمیټئ دننه هغه خپل کار سر ته رسولے دے، که خدائے کړے خیر وی لاء والا چې کوم رالیږی نو هغه به تیاریږی او په دې باندې به دا خبره سر ته رسی۔ د هغه زه مشکور یم چې ډیر اهم خبرې ته ئے زمونږ نظر اوګرځولو، نو ر مطمئن دے او دغه کار به مونږه که خدائے کړے وی تر سره کړو۔ زه جی ارباب عالمګیر صاحب ته د زړه د کومی نه اوس پخیر راغلے وایم، بې مطلبه او بې غرضه۔

(تالیاں، قہقہے)

جناب سپیکر: شکریہ۔ بس یہ کوشش کریں کہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے تو آنریبل منسٹر صاحب بیٹھے ہیں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے یہ آجائیں تو اچھی بات ہے جی۔ Again مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 68 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 68 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں نئی صنعتیں لگانے کی منظوری یا NOC دیتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں صنعتوں کی بہتری اور نئی صنعتیں لگانے کیلئے مراعات اور اقدامات کئے گئے ہیں، گزشتہ پانچ سالوں کی سالانہ اوسط صنعت وائز اور ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے اور وفاق سے اجازت لینے کیلئے کتنے کیسوں کی سفارش کی گئی ہے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران وفاق کے پاس کتنے کیس التواء میں پڑے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت): (الف) جی نہیں۔ محکمہ صنعت سے صنعتوں کے قیام کیلئے منظوری یا NOC لینے کی ضرورت نہیں، اسلئے کہ وفاقی حکومت نے صنعتیں لگانے کیلئے NOC

کی شرط ختم کر دی ہے ماسوائے وہ صنعتیں جو کہ کرنسی نوٹوں کی چھپائی، تابکاری مواد، دھماکہ خیز مواد، اسلحہ سازی اور الکحل سے متعلق ہو۔ ان کی منظوری یا NOC وفاقی حکومت کی اجازت سے مشروط ہے۔

(ب) جی ہاں۔ موجودہ حکومت صوبے میں صنعتوں کی بہتری کیلئے وفاقی حکومت سے خصوصی ترغیبات کے حصول کیلئے کوشش کر رہی ہے جس کے نتیجے میں وزیر اعظم پاکستان نے اعلان پشاور میں ان ترغیبات کا اعلان کیا جن میں چیدہ چیدہ ترغیبات ذیل میں دی گئی ہیں:

1۔ دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کیلئے مئی تا ستمبر 2009 تک تمام یوٹیلٹی بلز معاف کر دیئے۔

2۔ ٹیکس گوشوارے جمع کرنے کی تاریخ میں 31 جنوری سے 30 جون 2010 تک توسیع دی گئی۔

3۔ ٹیکسوں کو جمع کرنے کی تاریخ میں توسیع دی گئی۔

4۔ دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کی ایکسائز ڈیوٹی میں مکمل چھوٹ دی گئی ہے جبکہ نیم متاثرہ علاقوں کو 50% رعایت دی گئی ہے۔

5۔ کاروباری طبقہ کو یوٹیلٹی بلز میں سیلز ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔

6۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کیلئے کم شرح سود پر قرضے دیئے جائیں گے۔ اس پیکج میں بہتری کیلئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے رابطے میں ہے۔ اس کے علاوہ SDA اور SIDB موجودہ صنعتی بستیوں میں سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور نئی بستیوں کے قیام پر کام کر رہے ہیں، نیز صوبائی حکومت نے 06-2005 کے بجٹ میں صنعتی بستیوں میں واقع صنعتوں کو پانچ سال کیلئے پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا تھا جس میں مزید توسیع کی جارہی ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے میں چالیس نئے کارخانے لگ گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں بننے والے نئے کارخانوں کی تفصیل

نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع	نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع
01	میسرز طیب بیوریجز	پشاور	21	میسرز مجاہد سٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ	ہری پور
02	میسرز ہیل فارما	پشاور	22	میسرز اے آر پروسیسنگ انڈسٹری	ہری پور
03	میسرز اوسا کارپوریشن	پشاور	23	میسرز اسلام آباد سٹیل	ہری پور
04	میسرز پرائم فارما	پشاور	24	میسرز جنومن فارما	ہری پور
05	میسرز وود فوڈ	پشاور	25	میسرز ویدر فولڈ فارما	ہری پور

06	میسرز ٹوسٹار میچ	پشاور	26	میسرز نمرہ سٹیل	صوابی
07	میسرز ٹاپ سٹار میچ	پشاور	27	میسرز مروہ سٹیل	صوابی
08	میسرز فرنٹیئر میچ	پشاور	28	میسرز ناظم سٹیل	صوابی
09	میسرز شیر میچ	پشاور	29	میسرز آر جے سٹیل ملز	صوابی
10	میسرز آرے سٹیل ملز	پشاور	30	میسرز جعفر انڈسٹریز	صوابی
11	میسرز انٹرنیشنل پیکجز	پشاور	31	میسرز الفا پائپ	صوابی
12	میسرز وینس میچ	پشاور	32	میسرز تربیلہ سٹیل مل	صوابی
13	میسرز امین فرنیچرز	پشاور	33	میسرز چارمنگ فلور ملز	صوابی
14	میسرز ولی فرنیچرز	پشاور	34	میسرز تربیلہ ماربل	صوابی
15	میسرز سٹی آرمز	پشاور	35	میسرز خالد ماربل	صوابی
16	میسرز رائیل آرمز	پشاور	36	میسرز صوابی ماربل	صوابی
17	میسرز زاہد اینڈ ہارون آرمز	پشاور	37	میسرز اتمان کولڈ سٹوریج	صوابی
18	میسرز پاکستان آرمز انجینئرنگ	پشاور	38	میسرز اے کے کیمیکل انڈسٹری	صوابی
19	میسرز نیو پشاور فلور ملز	پشاور	39	میسرز رحمان سلک	صوابی
20	میسرز پولی انڈسٹری	ہری پور	40	میسرز ولید ماربل	صوابی

مزید یہ کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ خود کارخانے نہیں لگاتی بلکہ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔اس سلسلے میں وفاق سے کیس کی سفارش نہیں کی گئی اور نہ کوئی کیس زیر التواء ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: میں اگلے سوال میں یہ سپلیمنٹری سوال کروں گا۔ وزیر صاحب چونکہ بالکل نئے ہیں تو میں ان کے احترام میں اطمینان کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، مفتی صاحب نے پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں نئی صنعتیں لگانے کی منظوری یا NOC دیتا ہے؟ تو جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ 'جی نہیں' لیکن سر،

میں ایک گزارش کروں گا کہ چار مہینے سے میں نے Application دی ہے شوگر انڈسٹری ڈی آئی خان میں، بنوں شوگر مل کے نام پر دوسری لگانے کی لیکن چار مہینے سے میری وہ Application ادھر ادھر چل رہی ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے Opinion دی ہے کہ وہاں پر اتنا پانی ہے کہ آپ نئی انڈسٹری لگالیں، پتہ نہیں چیف سیکرٹری صاحب بار بار اس پر Objections لگاتے ہیں۔ تو آیا یہ درست ہے کہ نہیں؟ جب NOC کی ضرورت ہی نہیں ہے تو سر، مجھے کم از کم وہ لکھ دیں کہ ہاں بھئی آپ لگا سکتے ہیں، NOC کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا سن لیتے ہیں نا۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: میں آپ کی وساطت سے سر کم از کم یہ کہتا ہوں کہ آپ چیف سیکرٹری سے یا ان کو کہیں کہ مجھے وہ NOC جلدی جاری کریں سر۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی زمین خان صاحب۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا جواب خو یقیناً چې ډیر دلچسپ دے ځکه چې په دیکښې چې دا کوم جواب دوئ ورکوی چې یره مونږه NOC نه ورکوؤ نو دا خو زما خیال دے چې د دې قوم ډیره لویه المیه ده ځکه چې انډسټری لګی نو پکار دا ده چې د حکومت داسې قانون وے یا که نه وی، نو پکار ده چې محکمه اوس داسې قانون راوړی چې یوُ انډسټری په کوم ځائے کښې لګی نو چې د هغې Social impact اوکتلے شی، د هغې ایګریکلچر باندې، د هغې په اکنامی باندې، د هغې Environmental impact د اوکتلے شی ځکه چې لګوی داسې خو که انډسټری پریښودلې شی او هر سړے راځی او انډسټری لګوی نو دا خو به دا قوم چې کوم دے د ډیرې تباهئ سره مخامخ شی۔ نو زما په خیال اول خو پکار ده، دا زما په خیال لاعلمی ده چې قانون به داسې وی، وائی چې NOC به نه ورکوئ او که فرض کړه نه وی نو قانون سازی د وکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji honourable Minister for Industries, please.

<u>جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ بالکل درست ہے کہ وفاقی حکومت نے کہا ہے کہ NOC وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے بھئی، صوبہ نہیں دیتا لیکن

وزیر صاحب نے جس طرح، ان کا مسئلہ ہے تو ہم اور آپ بیٹھ جائیں گے اور جہاں بھی کہیں مشکل آ رہی ہے انہیں، تو میں انہیں ان شاءاللہ تعالیٰ Facilitate لازمی کروں گا جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سر! انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی پرابلم نہیں ہے، سر، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی پرابلم نہیں ہے، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے، انہوں نے اپنی جو Opinion، Remarks دیئے ہیں کہ وہاں پر اتنا پانی ہے کیونکہ پانی کا مسئلہ ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ، تو انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں پر کافی مقدار میں پانی ہے تو اس کو NOC دے دیں۔ پتہ نہیں چیف سیکرٹری صاحب ابھی تک NOC ایشو نہیں کر رہا سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پانی کی انڈسٹری بنا رہے ہیں، کیا بنا رہے ہیں؟

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: نہیں نہیں، شوگر انڈسٹری سر، شوگر کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوگر انڈسٹری۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: شوگر مل کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو ایسا کریں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، انہوں نے تو 'آفر' دی ہے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: نہیں نہیں، انہوں نے تو ہمیں دی ہے سر، ان کو تو کوئی Objection نہیں ہے لیکن یہ Forward کرتے ہیں چیف سیکرٹری صاحب کو، اب چیف سیکرٹری صاحب کے پاس پڑی ہے، پتہ نہیں کیوں؟۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ودریږه لږ۔ جی میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل جی۔ داسې ده چې د انډسټرۍ د ډیپارټمنټ نه هم دوئ مطمئن دی، د نورو محکمو نه هم مطمئن دی۔ مونږه غواړو هم چې په دې صوبه کښې کارخانې اولګی، انډسټری د اولګی، نه پوهیږم چې دا رکاوټ به ولې وی؟ مونږه بالکل دوئ ویلکم کوؤ او ګورو چې دوئ ته څه هم مشکل دے، رکاوټ دے چې د حکومت په سطح وی، هغه به لرې کوؤ ځکه چې زمونږه خو هغه شته انډسټری هم ختمه شوه۔ داسې خلقو ته خو مونږ خوشحالیږو، سهولت ورکوؤ

چې هر رنګه رکاوټ وی، بالکل که د چیف سیکرټری په حواله وی، که په نوره حواله وی، هغه به لرې کوؤ او چې د دوئ دا کار تر سره شی۔

جناب سپیکر: تهینک یو، تهینک یو میاں صاحب۔ اوشو، شکریه جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب Again، سوال نمبر جی؟

مفتی کفایت اللہ: 69۔

جناب سپیکر: جی۔

* 69 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں مختلف قسم کے صنعتی زونز قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ بھر میں کتنے صنعتی زونز ہیں اور کہاں کہاں قائم ہیں، اس سے وابسطہ ملازم پیشہ افراد کی تعداد کیا ہے اور ماہانہ کتنی تنخواہ لیتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) صوبہ میں اس وقت کتنے صنعتی یونٹس بند ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں، نیز حکومت مذکورہ بند یونٹس کو بحال کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) چھوٹی صنعتوں کے ترقیاتی ادارہ (SIDB) نے صوبہ خیبر پختونخوا میں دس مختلف مقامات پر صنعتی زونز قائم کئے ہیں جن میں پشاور، ڈی آئی خان، مردان، بنوں، کوہاٹ، کرک، مانسہرہ، ایبٹ آباد، کھلابٹ اور چارسدہ شامل ہیں۔ ان صنعتی زونز میں تقریباً 4704 ملازم پیشہ افراد کی وابستگی پرائیویٹ کارخانوں میں ہے جو کہ اپنے ہنر اور تجربے کے مطابق تقریباً سات تا بیس ہزار روپے یا اس سے بھی زیادہ ماہانہ تنخواہ وصول کرتے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

صنعتی زون	ملازم پیشہ افراد کی تعداد
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ پشاور	2000
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ مردان	1600
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوہاٹ	80
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنوں	300

ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ مانسہرہ	109
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ایبٹ آباد	250
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈی آئی خان	150
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کھلابٹ	15
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کرک	(غیر فعال)
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ چارسدہ	(غیر فعال)

سرحد ترقیاتی ادارہ خیبر پختونخوا نے صوبے میں درج ذیل صنعتی زونز/ بستیاں قائم کی ہیں:

صنعتی زون	ملازم پیشہ افراد کی تعداد
صنعتی زون بستی، پشاور	15825
صنعتی زون بستی، گدون امازئی	14450
صنعتی زون بستی، حطار ہری پور	15649
صنعتی زون بستی، نوشہرہ	
صنعتی زون بستی، ایکسپورٹ پروسیسنگ زون رسالپور	----
صنعتی زون بستی، ڈی آئی خان	(غیر فعال)
صنعتی زون بستی، غازی	(غیر فعال)

صنعتی بستیوں میں ملازمین کی کم سے کم تنخواہ سات ہزار روپے ماہانہ رکھی گئی ہے جو کہ موجودہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہے۔

(ii) SIDB کے سمال انڈسٹریل اسٹیٹس میں کل بند کارخانوں کی تعداد تقریباً 99 ہے۔ زیادہ تر کارخانے بینک 'ڈیفالٹر' ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ملکی لاء اینڈ آرڈر کی موجودہ خراب صورتحال بھی ایک وجہ ہے۔ خیبر پختونخوا حکومت نے صوبے میں بند کارخانوں کو فعال بنانے کیلئے ایک کمیٹی 'سمیڈا' چیف کی سربراہی میں بنائی ہے جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ جمرود انڈسٹریل اسٹیٹ پشاور میں کمیٹی نے کارخانوں کے مسائل حل کر کے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ کمیٹی نے دوسرے کارخانہ داروں سے رابطے شروع کر دیئے ہیں اور ان شاء اللہ بہت جلد دوسرے کارخانوں کے مسائل حل کر دیئے جائیں گے اور اسی طرح بہت جلد بند کارخانوں کو فعال بنا دیا جائے گا۔

بند کارخانوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

صنعتی زون بستی	تعداد
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، پشاور	04
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، مردان	15
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، کوہاٹ	06
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، بنوں	17
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، مانسہرہ	14
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل سٹیٹ، ایبٹ آباد	10
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، ڈی آئی خان	20
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، کھلابٹ	13
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، چارسدہ	(غیر فعال)
ایس آئی ڈی بی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، کرک	(غیر فعال)

سرحد ترقیاتی ادارہ کے خیبر پختونخوا میں بند صنعتی یونٹس کی تعداد درج ذیل ہے:

صنعتی زون/بستی	تعداد
صنعتی زون / بستی پشاور	67
صنعتی زون / بستی گدون امازئی	128
صنعتی زون / بستی حطار ہری پور	82
صنعتی زون / بستی نوشہرہ	03
صنعتی زون / بستی ایکسپورٹ پروسسنگ زون رسالپور	05

انڈسٹریل یونٹس بند ہونے کی وجوہات: صوبہ میں بند صنعتی یونٹس کی وجوہات درج ذیل ہیں:
صنعتی بستی گدون امازئی میں زیادہ تر یونٹس انسینٹیو پیکج (SRO-517) کے ختم ہونے پر بند ہوئے ہیں:

1۔ سرمائے کے حصول میں مشکلات
2۔ اشیاء کی بہتر مارکیٹنگ کی کمی
3۔ انتظامی امور

4۔ کاروبار کرنے کی صلاحیت کی کمی

5۔ ہنر مند افراد کی کمی

6۔ امن وامان کی صورتحال

سرحد ترقیاتی ادارہ کی انتظامیہ بند صنعتی یونٹوں کو چالو کرنے کیلئے ان کارخانہ داروں سے مسلسل رابطے میں ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: اس میں گزارش ہے جی، ہماری حکومت نے یہ طے کیا تھا کہ سات ہزار سے کم کہیں بھی تنخواہ نہیں ہوگی لیکن ہمیں یہ شکایت ہے کہ بہت سارے ایسے انسٹی ٹیوٹس ہیں کہ وہ سات ہزار سے کم تنخواہ دیتے ہیں، تو جہاں وہ انسانیت کے ساتھ ظلم ہے، تو ساتھ ساتھ وہ وفاقی حکومت کی Violation بھی ہے۔ تو میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ اس طرح کی کوئی آپ کے پاس شکایات آئی ہیں؟ تو انہوں نے اس کا مناسب جواب نہیں دیا اور ہمارا تو مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ یہاں وزیر صاحب جواب دہ ہوتا ہے اور اصل ٹارگٹ تو ڈیپارٹمنٹ ہے، یعنی پہلے اگر احمد حسین شاہ صاحب تھے تو بھی ڈیپارٹمنٹ کو جواب دینا تھا اور آج اگر علیزئی صاحب ہیں تو بھی ڈیپارٹمنٹ کو جواب دینا ہے، وہ ڈیپارٹمنٹ اس طرح کے ٹیکنیکل جواب میں اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ بیچارہ مزدور جو آٹھ گھنٹے ڈیوٹی کرتا ہے، اس کو اگر سات ہزار یا چھ ہزار جو اعلان شدہ تنخواہ ہے، اس سے کم اگر تنخواہ ملتی ہے تو پھر آپ کی کیا Responsibility ہے؟ تو اگر وزیر صاحب مطمئن کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Industries.

جناب سمیع اللہ خان علیزئی (وزیر صنعت و حرفت): سر!

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں۔ جی ملک صاحب، ستار خان۔

وزیر صنعت و حرفت: سر! میں مفتی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا دوسرا بھی آجائے تو دونوں کو، جی ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں جو بیمار صنعتیں ہیں، ان کی Revival کیلئے ہمارے وزیر اعظم صاحب، جناب یوسف رضا گیلانی جب پشاور آئے

تو ایک پیکج کا اعلان کیا تھا، تو ان کی بحالی کیلئے جو پیکج انہوں نے دیا تھا، اس کی Implementation آج مطلب ہے کس حد تک ہو گئی ہے؟ اس سے ایوان کو مطلع کریں۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Industries, please.

وزیر صنعت و حرفت: میں سب سے پہلے تو مفتی صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر کہیں سے بھی ایسی شکایت موصول ہوئی، انہیں موصول ہوئی ہے یا کسی بھی اور آنریبل ممبر کو موصول ہوئی ہے کہ جس میں سات ہزار سے یا اعلان شدہ تنخواہ سے کم کہیں مل رہی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس پہ سخت سے سخت ایکشن لیں گے اور یہ دوسرے میرے بھائی نے جو سوال کیا، اسی میں اس کا جواب بھی ہے کہ وزیر اعظم صاحب جب آئے تھے، انہوں نے کچھ ترغیبات کا اعلان کیا تھا، جس میں کہ یوٹیلٹی بلز وغیرہ کی معافی تھی، ٹیکس گوشوارے جمع کرانے کی تاریخ میں انہوں نے توسیع کی تھی کہ ٹیکس جمع کرانے کی، اس میں توسیع انہوں نے کی تھی اور اسی طرح دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں کو بھی انہوں نے اس سے استثنیٰ قرار دیا تھا، ٹیکس سے، تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر بھی ہم لگے ہوئے ہیں جی، تھینک یو۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ڈاکٹر فائزہ رشید۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر صاحب، میں اس سلسلے میں اپنے معزز منسٹر صاحب کو یہ مشورہ دینا چاہونگی کہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے فیڈرل گورنمنٹ جو تھی، وہ یہ لاء بنا رہی تھی، بعد میں یہ جو منسٹری ہے لیبر منسٹری، یہ Devolve ہو گئی کہ جتنے بھی ورکرز ہیں، جو انڈسٹریز میں کام کرتے ہیں، ان کو Bound کیا جائے، ان کیلئے لیجسلیشن کی جائے کہ ان کو بینک کے ذریعے اور چیک کے ذریعے ان کی Salary ملے کیونکہ جب بھی ہم انڈسٹریز کا وزٹ کرتے ہیں تو جب وہ اپنی Salary لیتے ہیں تو ادھر تو وہ لوگ جو کارخانہ دار ہیں، وہ اپنے پورے Seven thousand ہی Mention کرتے ہیں جبکہ ان کے ہاتھوں میں Salary صرف Four thousand پہنچتی ہے تو اس کیلئے اب چونکہ ہم صوبے میں یہ لاء بنا سکتے ہیں کہ خیبر بینک کے ذریعے یا کسی اور بینک کے ذریعے ان کو گھروں میں چیکوں کے ذریعے وہ ملے، اس طرح نہ تو وہ ٹیکس چھپا سکیں گے اور ورکرز کو بھی ان کی Salary پوری ملے گی۔ تھینک یو۔

Mr Speaker: Ji honourable Minister for Industries, please.

وزیر صنعت و حرفت: جی ہاں، یہ آنریبل ممبر نے ایک بہت ہی اچھا اور Valid point اٹھایا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پہ مل بیٹھ کے اور اسے ان شاء اللہ تعالیٰ لاگو کرنا چاہیئے، یہ صوبے کیلئے بہت بہتر ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ نے ٹیکسوں کی بات کی، یہ پوری مکمل چھوٹ دی گئی تھی، پوری چھوٹ ہے، سارے ٹیکس معاف ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت: جو Flood hit areas تھے سر، اور اس وقت فلڈ کا جو ٹائم تھا تو یہ چھوٹ جو تھی اس کیلئے دی گئی تھی سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جی آنریبل شاہ حسین خان، سوال نمبر؟

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 70 جی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 70۔

جناب سپیکر: جی۔

* 70 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صوبے میں غیر قانونی گاڑیاں تحویل میں لیتا ہے جو کہ سرکار کے پاس امانت ہوتی ہیں اور عدالتی فیصلے میں غیر قانونی قرار دینے کے بعد ان گاڑیوں کو نیلام کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مذکورہ گاڑیوں کو مختلف اداروں کو سپرداری پر دیتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں تحویل میں لی گئی ہیں، ان کی قسم، ماڈل، تاریخ تحویل اور کس کے زیر استعمال تھیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں سپرداری پر دی گئیں، ان کی قسم، ماڈل، تاریخ سپرداری، نقل حکم سپرداری، نقل درخواست اور جن افراد اور اداروں کو دی گئیں، ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) حکومت غیر متعلقہ افراد کو گاڑیاں دینے، امانت میں خیانت کرنے والے اہلکاروں/افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اس سلسلے میں کوئی نئی اصلاحات لانے کا ارادہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گاڑیوں کو نیلام نہیں کرتا بلکہ قابل نیلام ضبط شدہ گاڑیوں کو محکمہ انتظامیہ کے سپرد کرتا ہے۔

(ب) جی نہیں، محکمہ ہذا کے پاس سپرداری کا اختیار نہیں ہے۔

(ج) (i) گزشتہ چار سالوں کے دوران 658 گاڑیاں پکڑی گئیں۔اگر معزز اراکین اسمبلی میں سے کوئی بھی تفصیل دیکھنا چاہے تو پوری تفصیل محکمہ ہذا کے پاس موجود ہے۔

(ii) سپرداری کا اختیار محکمہ کے پاس نہیں، اسلئے کوئی گاڑی سپرداری پر نہیں دی گئی ہے۔

(iii) الاٹ شدہ گاڑیوں کا کیس پشاور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال؟

جناب شاہ حسین خان: جی، او په پرونئ ایجنډا کښې خو جی دیکښې څه جواب نه وو، Reply نه وه راغلې خو شکر دے چې د شپې شپې دا جوابات نازل شو۔ زما ضمنی سوال دا دے دیکښې جی چې د دې په (ج) جز کښې ما تپوس کړے دے چې "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو (i) گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں تحویل میں لی گئیں، ان کی قسم، ماڈل، نمبر، تاریخ تحویل اور کس کے زیر استعمال تھیں؟" په جواب کښې دوئ وائی چې "گزشتہ چار سالوں کے دوران 658 گاڑیاں پکڑی گئیں۔اگر معزز اراکین اسمبلی میں سے کوئی بھی تفصیل دیکھنا چاہے تو پوری تفصیل محکمہ ہذا کے پاس موجود ہے" ضمنی سوال مې دا دے چې 'محکمہ ہذا' نه خو مونږ دا تفصیل دلته کښې راویستل غوښتل چې دا ټول معزز ایوان په دې باندې پوهه شی، اوس به د دې ځائے نه هر ایم پی اے ځی د تفصیل د پاره د محکمې دفتر ته، هغلته نه به تفصیل راوړی ځان له بیل او دلته کښې دا د دې هاؤس پرا پرټی ده، دلته کښی ئے دا ونه ښودلو مونږ ته، مونږ نه ئے پټ کړو جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جی جواب (ج) اور جز نمبر (ii)، "گزشتہ چار سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں سپرداری پر دی گئیں، ان کی قسم، ماڈل، تاریخ سپرداری، نقل حکم سپرداری، نقل درخواست اور جن افراد اور اداروں کو دی گئیں، ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟" انہوں نے یہاں بھی تفصیل نہیں دی، جناب سپیکر، یہاں بھی تفصیل نہیں دی اور اوپر ایک معزز رکن کہہ رہا ہے کہ مکمل تفصیل فراہم کی جائے

اور جواب میں ہمارا سیکرٹری صاحب یہ بتارہا ہے کہ اگر معزز اراکین اسمبلی میں سے کوئی تفصیل دیکھنا چاہے، تو ہم میں سے تو ہر آدمی دیکھنا چاہتا ہے، اس کا طریقہ کار تو یہی ہے کہ ہم سوال کرتے ہیں اور وہ ٹھیک 'فگر' کے ساتھ ہمیں جواب دیتے ہیں، اس سے محکمے کی وہ کارکردگی معلوم ہو جاتی ہے لیکن یہاں تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کیا ہے۔ آپ عبدالاکبر خان کو ذرا متوجہ کرائیں کہ کیا کوئی ایسا رول ہے کہ اگر کوئی سیکرٹری جواب نہیں دینا چاہتا اور اس طرح کی معذرت یا ٹال مٹول کرنا چاہتا ہے تو اس کی کیا سزا ہو گی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔ عبدالاکبر خان! رولز آپ سے مانگ رہے ہیں، سوال ان سے کر رہے ہیں، رولز آپ سے مانگ رہے ہیں، یہ کیا ہوا؟ بہت بڑا نمبر لگ گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا سر؟

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب کے اچھے ریمارکس تھے آپ کے بارے میں، نہیں سنا؟

جناب عبدالاکبر خان: Thank you very much ji، میں نے نہیں سنا ہے جی۔

وزیر آبکاری و محاصل: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں اپنے معزز دوست شاہ حسین صاحب اور قابل احترام مفتی کفایت اللہ صاحب کا مشکور ہوں اور کوئسچنز لائے اسلئے جاتے ہیں تاکہ اس کی تفصیل تمام august House کے سامنے پیش ہو۔ چونکہ یہ کوئسچن مجھے خود لیٹ ملا تھا، میری کچھ مجبوری تھی، میں آفس Attend نہیں کر سکا تو اس کوئسچن سے میں خود بھی مطمئن نہیں ہوں جی، (تالیاں) اور تھوڑی سی میری گزارش ہو گی معزز ایوان سے کہ بعض کوئسچنز تو جی، ایک کوئسچن آجاتا ہے لیکن اس کا اگر آپ Estimate نکالیں تو اس پہ تقریباً جو تفصیل معزز ممبر نے مانگی ہے تو اس کی تقریباً تین لاکھ کاپیاں بنیں گی اور تین لاکھ روپے تقریباً اس پہ Government exchequer کا فنڈ لگے گا، تو میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم اس قسم کے سوالات جس میں اتنے بڑے اور پھر اس میں ٹائم بھی کافی لگے گا جی، اگر ڈیپارٹمنٹ نے بھی اس میں تھوڑی سستی کی ہے تو جس طرح معزز ممبر نے اس میں پوری تفصیل مانگی ہے کہ جناب ماڈل کونسا ہے، نمبر کیا ہے، تحویل کی تاریخ کونسی ہے اور کس کے پاس ہے؟ تو اس پہ کافی ٹائم لگے گا لیکن میں پھر بھی اپنے معزز دوستوں کو ان شاءاللہ یقین دلاتا ہوں کہ ان کو بھی ایک ایک کاپی پوری مل جائے گی اور چار چھ کاپیاں مزید بھی ہم ہاؤس کو دے دینگے کہ جو معزز دوست دیکھنا چاہتے ہیں اور اسے چیک کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، انشاءاللہ جلد از جلد ان کو کاپیاں بھی مل جائیں گی پوری تفصیل کی اور اسمبلی

سیکر ٹریٹ میں بھی ہم چار پانچ کاپیاں اضافی دے دینگے اور اگر آپ آرڈر کرتے ہیں کہ نہیں جی تمام ہاؤس کو یہ کاپیاں مل جانی چاہیئں تو اس کیلئے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کیلئے آپ تھوڑا ٹائم دیں تو تمام معزز ممبران کو اس کی کاپیاں مل جائیں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں یہ چار پانچ کاپیاں کافی ہیں۔

<u>جناب کشور کمار</u>: جناب! صرف 658 گاڑیاں پکڑی گئی ہیں، یہ تین لاکھ کس طرح سر؟ سر، 658 گاڑیاں پکڑی گئی ہیں، 658 پہ تین لاکھ کا خرچہ کیسے آئے گا؟ یہ کوئی بات ہضم ہونے والی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شاہ حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: دا سې ده جی، ډیره بنائسته خبره هغوی وکړله، د محکمې غلطی هم هغوی تسلیم کړله، د دې نه وروستو چې په دې باندی خبره کوؤ، هغه بیا جائز نه ده جی۔ بس ټهیک ده کاپیانې به راوړی، یؤ کاپی به تاسو له او یؤ به محرک له او یؤ دوه درې کاپیانې نورې په دې هاؤس کښې به تقسیم کړی۔ دا بنائسته خبره ئے کړې ده جی، بس دے نور پرې زیات دغه نه کوؤ۔ مهربانی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر!

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ جی، ذرا یہ ہاؤس 'کمپلیٹ' ہو جائے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: فضل اللہ صاحب 04-09 کیلئے؛ سعیدہ بتول صاحبہ پورے اجلاس کیلئے؛ وجیہہ الزمان صاحب 04-09؛ راجہ فیصل زمان صاحب 04-09، ستارہ ایاز بی بی 04-09۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The leave is granted.

رسمی کارروائی

(تحصیل تناول کو ضلع کا درجہ دینا)

<u>جناب سپیکر</u>: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: آپ کی وساطت سے ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف گورنمنٹ کی توجہ چاہونگا اور ساتھ میرے بہت ہی معزز وفاقی منسٹر ارباب عالمگیر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں، وہ بھی سنیں گے جی۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں گورنمنٹ کا کہ میرے ہزارہ ڈویژن میں اس نے ایک اضافی ڈسٹرکٹ، کالا ڈھاکہ کو ڈسٹرکٹ کا درجہ دیکر اس کو تور غر کا نام دیا۔ جناب سپیکر، آجکل ایک دوسرا کوئی نوٹیفیکیشن گورنمنٹ چاہ رہی ہے جس کے متعلق ہمارے بڑے Delegations بھی ملے ہیں، کمشنر سے بھی، ڈی سی او سے بھی ملے ہیں اور لوگوں نے بڑی ہڑتالیں بھی کی ہیں اور میں نے خود 5 تاریخ کو، جب 11 تاریخ کو چیف منسٹر صاحب جارہے تھے، دربند کو اپنے جلسے کیلئے، تو میں ان سے ملا تھا۔ جناب سپیکر، ہم چاہتے ہیں کہ جتنے مرضی آپ ضلعے بنائیں، صوبے میں بنائیں، ہزارہ ڈویژن میں بنائیں، ہم خوش ہیں جناب سپیکر، اگر 'اپر' تناول کو یا اس کے ساتھ کوئی حصہ ملا کے تناول ضلع کا نام اس کو دیتے ہیں تو ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے لیکن اس میں میری چھ یونین کونسلز ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ جس جگہ جاتے ہیں گورنمنٹ فرنٹیئر ہاؤس میں، اس کیساتھ سامنے دیکھیں، وہ میری 'پاوا' یونین کونسل ہے، وہ اس ہاؤس سے تقریباً آدھا کلومیٹر ہے اور میری چھ یونین کونسلوں کو، اس طرح چمار یاں یونین کونسل، یہ اوپر جو 'بیریل' ہے، اس کا شیروان 'بیریل ہے'، Shimla Hill کا 'بیریل' ہے، یہ چمہٹی میں آتا ہے تو اگر میری یہ چھ یونین کونسلز اٹھا کے ڈیڑھ سو کلومیٹر لساں ٹکراراجو اس کا ہیڈ کوارٹر بنے گا، اس کو لگادیں گے تو میرے لوگ یہاں سے مانسہرہ، مانسہرہ سے پھر اوگی اور اوگی سے پھر وہ ادھر جائیں گے تو یہ میرے لئے تو، ان لوگوں کو نہ Acceptable ہے، نہ ہمیں Acceptable ہے، نہ میرے لوگوں کو ہے۔ چھ یونین کونسلیں نہیں ملنا چاہتیں اور ڈی سی او نے بھی دے دیا ہے کہ یہ بالکل کسی طرح Feasible ہی نہیں ہے۔ یہ ان چھ یونین کونسلوں کو ہم وہاں ملائیں اور ان کے لوگ بہت بڑی تعداد میں، بہت بڑی گاڑیوں کا جلسہ اور پورا انہوں نے ایبٹ آباد کو بلاک کر دیا تھا اور اس کی ایشورنس دی تھی ڈی سی او صاحب نے اور میں نے بھی ان سب کو مطمئن کیا کہ کچھ نہیں ہو رہا اور میں مشکور ہوں جناب چیف منسٹر صاحب کا کہ جب میں 5 تاریخ کو ان سے ملا تو انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ گورنمنٹ وہ کام کرے گی جو لوگوں کے مفاد میں ہوگا اور ہم لوگوں کو کبھی بھی Hurt نہیں کریں گے۔ جب یہ وہاں گئے تو انہوں نے وہاں دربند میں اپنی تقریر میں کہا کہ یہ نومبر میں جا کے ہماری مردم شماری 'کمپلیٹ' ہوگی اور اس کے بعد ہم اس کے متعلق کوئی سوچیں گے، اس وقت نہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آج ایس ایم بی آر کے دفتر میں وہ کاغذات گھوم رہے ہیں اور لوگ بڑی چاہت

سے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اس میں میری چھ یونین کونسلز جو ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا حصہ ہیں اور وہ حصہ رہیں گی اور وہ وہاں سے نہیں جا سکتے، نہ ان لوگوں کو کسی قسم کا کوئی فائدہ ہے، نہ ہی وہ لوگ چاہ رہے ہیں۔ تو یہ Tension، نئی Tension ہزارہ میں شروع نہ کی جائے اور گورنمنٹ وہ کام کرے، اس کو ریاست والے، اگر اس کو ریاست، جو ہم دربند کی ریاستی وارڈ کو ڈسٹرکٹ بنانا چاہتے ہیں، بھلے بنائیں لیکن ہمارے ایبٹ آباد کے حصے کو، میری یونین کونسل کو کاٹ کر چھ یونین کونسلوں کو وہاں لے جائیں گے تو یہ کسی طرح سے Acceptable نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں افتخار حسین صاحب۔ گورنمنٹ کا سنتے ہیں اس پہ۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، میرا بھی ایک پوائنٹ ہے اس میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہں جی؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر ایک پوائنٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک پوائنٹ، جی قاضی اسد صاحب۔

<u>Minister for Higher Education</u>: Thank you, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اتنا بڑا مسئلہ کسی موشن پہ آپ لاتے تو گورنمنٹ سے ہم Written جواب مانگتے، ابھی یہ ہوا میں چلا جائے گا، پھر بھی خیر قاضی صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میرا بھی یہی کہنے کا مقصد تھا کہ جو Proposed تناول ضلع ہے، اس میں سر، ہری پور کے ساتھ بالکل Adjacent دو یونین کونسلز ہیں، ایک ہے پنڈ ہاشم خان اور دوسری ہے سرائے نعمت خان، یہ تقریباً چودہ کلومیٹر Maximum، جو آخری حصہ ہے سرائے نعمت خان کا، وہ ہری پور شہر سے چودہ کلومیٹر دور ہے، وہ سارے لوگ بہت بڑی تعداد میں میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا جی کہ ہم خوش ہیں کہ تناول کے علاقے میں ان لوگوں کو، تنولیوں کو اپنا ضلع ملے، ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں لیکن ہمیں ہری پور ضلع Suit کرتا ہے اور ہم تناول ضلع کا حصہ نہیں بننا چاہتے، تو میاں صاحب میرے خیال میں جب بات کریں گے، بتا دیں گے کسی کو فورس نہیں کیا جائے گا، تو اپنی General constituents کیلئے میں بھی ان کے حوالے سے یہ آواز اٹھا رہا ہوں کہ جو ہماری دو یونین کونسلز ہیں، ان کو ہم زور سے کہیں شامل نہیں کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جی جناب، یہی بات۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر! ایک منٹ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نہیں آپ بھی سوال کریں گے؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: نہیں سوال نہیں کرتا، ایک بات کرتا ہوں۔

وزیر اطلاعات: تو میں آپ کی خواہشات کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات ایسی ہے، میاں صاحب! آپ بیٹھ جائیں، میرے خیال میں میں یہ ایجنڈا نمٹالوں پھر اس کی بعد آپ بولتے رہیں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر! اس کے بارے میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہں جی، نہیں میں وزیر صاحب کو بٹھا رہا ہوں کہ اس پر بات ہی نہ کریں تو آپ۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: سر! بس ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ Out of agenda items، لودھی صاحب بڑے ہیں، بزرگ ہیں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: اس سے متعلق بات کرتا ہوں سر، بس ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: پریږده جي دے هم واورو نو جی،او بیا دا مفتی صاحب به څوک قلاروی؟

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر، بڑی مہربانی۔ لودھی صاحب نے جو اپنا مؤقف بیان کیا اور پھر قاضی اسد صاحب نے، ضلع تناول ہمارا مطالبہ تھا جو Ultimately موجودہ حکومت نے اس کو تسلیم کیا اور جس دن اس ضلع کا اعلان ہوا، 11 جولائی کو جناب چیف منسٹر صاحب میرے حلقے میں تشریف لے گئے اور انہوں نے بڑی 'کوالیفائیڈ' تقریر کی، انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ضلع تناول بنے گا اور اس بارے میں اس میں کسی پر زور نہیں کیا جائے گا، جو علاقے شامل نہیں ہونا چاہتے، ان پر زبردستی نہیں ٹھونسی جائے گی، اسلئے مجھے یقین ہے کہ جو بات انہوں نے کی ہے، اس پر عملدرآمد ہوگا اور ہری پور کی یونین کونسلز یا ایبٹ آباد میں جو نہ چاہنے والی یونین کونسلز ہیں، ان کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، جس طرح آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے، یہی میں بھی پوچھنا چاہ رہا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ اتنا اہم ایشو اٹھایا گیا، پھر بھی جواب دینا پڑتا ہے۔ وہاں پہ ایک غلط فہمی ہے اور اس کو لوگ سیاسی طور پہ بھی استعمال کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم نے جو اعلان کیا، بڑا واضح ہے، جو ڈیمانڈ ہے، وہ بہت

واضح ہے اور یہاں پہ کچھ ممبران موجود نہیں ہیں، یہ ان کا بھی مسئلہ ہے، یعنی پیر صابر شاہ صاحب یہاں پہ موجود نہیں ہیں، ان کا بھی مسئلہ ہے۔ وہاں پہ جو بھی ممبران صاحبان ہیں تو ان کا کسی نہ کسی صورت یہ مسئلہ ہے کہ وہاں پہ ان کے ساتھ کوئی ایک یونین کونسل، کسی کے پاس پانچ، کسی کے پاس چار، ہم نے بنیادی طور پہ یہ فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلے میں ابہام نہیں ہے کہ غیر متنازعہ علاقہ جہاں پہ تنولی 'ٹرائب' رہتا ہے وہاں پہ ضلع بنایا جائے گا، بجائے اس کے کہ ہم دیگر جو Constituencies ہیں، ان کو چھیڑیں یا ان کو ڈسٹرب کریں۔ ابتداء میں یہ ممکن بھی نہیں ہے اور لوگوں کی مرضی کے خلاف ہو بھی نہیں سکتا اور ابھی جب تک وہ Census 'کمپلیٹ' نہیں ہوئی اس صورت میں ہم یہ کر بھی نہیں سکتے، لہذا نہ اب اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم کریں۔ ہم نے اعلان کیا ہے، بالکل تنولیوں کا حق ہے، یہ ضلع بنے گا، غیر متنازعہ ضلع بنائیں گے، (تالیاں) ہزارہ کے تمام لوگوں کو اعتماد میں لیکر، ہم دشمنیاں بڑھانا نہیں چاہتے، دوستیاں بڑھانا چاہتے ہیں، لہذا کوئی ڈرے نہ، نہ کسی کو ڈسٹرب کریں گے لیکن بنانے سے روکیں گے بھی نہیں۔ ہم نے وعدہ کیا ہے اور بنا کر رہیں گے، وہاں پہ یہ ضلع بنے گا اور ان کو ڈسٹرب کئے بغیر بنایا جائے گا۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Javed Abbasi Sahib, to move his call attention No. 741.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ 741 ہے توجہ دلاؤ نوٹس۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک بار پھر اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے بھی اس ہاؤس کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کروائی تھی اور وہ یہ کہ 'ہزارہ ایکسپریس وے' جسے حسن ابدال سے شروع ہو کر مانسہرہ تک جانا تھا، پچھلے کئی سالوں سے التواء کا شکار ہے۔ ہر سال ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ اس پر کام شروع ہو جائے گا لیکن بد قسمتی سے موجودہ حکومت کا پانچواں سال ختم ہونے کو ہے اور ابھی تک اس پر کوئی کام شروع نہیں ہو سکا۔ جناب والا، بڑھتی ہوئی ٹریفک کی وجہ سے حسن ابدال سے ایبٹ آباد تک جو ایک گھنٹہ کی مسافت بنتی ہے، اب اس وقت تین گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ یہ بھی ہزارہ کے عوام سمجھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جان بوجھ کر ایسا رویہ اپنایا جا رہا ہے اور ہزارہ کے عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے اور اگر اس پراجیکٹ پر جلدی کام شروع نہ ہو سکا تو ہزارہ دوسرے علاقوں سے کٹ کر رہ جائے گا۔ جناب سپیکر، آج بڑی خوش قسمتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیوں کٹ کر رہ جائے گا؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی اس کی وجہ بتاتا ہوں جناب سپیکر، آپ کی بھی بڑی مہربانی ہے اور آج Concerned منسٹر صاحب، میں ان کا بڑا مشکور ہوں، مجھے احساس ہے کہ انہیں صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام بڑے پراجیکٹس سے بڑی دلچسپی ہے، مجھے یہ بھی پورا احساس ہے کہ وہ ایک دفعہ خود اس اسمبلی کی بریفنگ میں جناب سپیکر صاحب، جو آپ نے بلائی تھی، اس میں تشریف لائے تھے اور انہوں نے یقین بھی دلایا تھا، ان دنوں کیبنٹ Change ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر میں منسٹر رہ گیا اور یہی میری منسٹری رہی تو ان شاء اللہ میں اپنے دور میں اس پراجیکٹ کا افتتاح کروں گا۔ میں ان کا بڑا مشکور ہوں، اللہ کا بڑا کرم ہوا ہے کہ آج وہ یہاں، اگر اس اہم مسئلے کیلئے آئے ہیں تو پھر دعاؤں میں اور اضافہ کریں گے لیکن اگر ویسے بھی آئے ہیں اور آج یہاں تشریف فرما ہیں تو مجھے یقین ہے کہ ہمیں آج، یہ بڑی طاقت ملے گی کہ وہ یہ بات بھی سنیں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں، یقیناً جو کام آج تک ہوا ہے، اس کا سب سے پہلے Initiative آپ نے لیا، آپ ایبٹ آباد گئے، آپ نے تمام Elected لوگوں کو بلایا ہے، آپ نے اس اسمبلی میں (تالیاں) اس کے اوپر بریفنگ لی اور ہر سٹیج پہ آپ نے سب سے زیادہ، جو کیس آپ نے لڑا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس 'ایکسپریس وے' کا ہمیشہ یہ کیس لڑا ہے، آپ کی بڑی خواہش تھی، بڑی آپ نے اس پر توجہ دی ہے، بڑی آپ نے اس میں اپنی کوشش کی ہے کہ یہ جتنا جلدی مکمل ہو سکے جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے جاوید صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں آج کوئی ایسی بات نہیں کروں گا، میں آج۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! اس کا صلہ مجھے یہ ملا کہ لوگ سمجھنے لگے کہ سردار نلوٹھا کیساتھ، اورنگزیب نلوٹھا کیساتھ ملکر انہوں نے حویلیاں میں بہت بڑی زمین لی ہے، آپ کے ہزارہ میں یہ بات میرے پیچھے بڑی مشہور ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: دیکھیں سر، یہ تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو سردار نلوٹھا صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے۔

وزیر اطلاعات: یہ حقیقت ہے کہ افواہ ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں افواہ ہے جی، افواہ۔

جناب سپیکر: نہیں، اسی لئے تو۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نلوٹھا تردید کردیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سارے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ افواہیں ہیں جی، جھوٹ ہے۔ سپیکر صاحب، اس کا آغاز آپ نے حویلیاں سے کیا تھا، اس وقت آپ نے سیکرٹری صاحب کو حویلیاں میں بلایا تھا اور 'ایکسپریس وے' کے حوالے سے بلایا تھا اور یہ بالکل جھوٹ ہے، کالا جھوٹ ہے جی، آپ کے اوپر الزام ہے، میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ سفید جھوٹ ہے۔ (قہقہے)

جناب محمد جاوید عباسی: ہمیں، مجھے اور اس ہاؤس کو اپنے سپیکر کی دیانتداری پر کوئی Doubt کسی صورت میں ہو نہیں سکتا اور اگر یہ کسی نے بھی بات کی ہے، جواب تک ہمیں نہیں پہنچی ہے، ہم نے سنی نہیں تو اس کا دفاع انشاء اللہ ہم خود کریں گے کہ یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کیونکہ آپ کی جو دلچسپی تھی اور آپ کی دلچسپی لینے کی وجہ سے بہت سارے لوگ شاید ناراض تھے اسلئے کسی نے اگر یہ بات کی ہو، لیکن آپ نے جو کام کیا ہے، اب یہ جب بھی بنے گا جناب سپیکر، ہم ان شاء اللہ آپ کا نام بھی اس میں ضرور، ہم ہمیشہ اس مشن کیلئے آپ کے دعا گو رہیں گے اور ہمیشہ ہم یہ ذکر کریں گے کہ آپ نے اس میں بڑی دلچسپی لی ہے۔ جناب سپیکر، آج منسٹر صاحب کی موجودگی میں میں خوشگوار باتیں کروں گا۔ جب میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا تو آج سخت تقریر تھی میری، لیکن ان کی موجودگی میں میں کوئی ایسی بات آج نہیں کروں گا، میں اپنی تقریر میں Disputed، میں چاہتا نہیں ہوں کہ میں کوئی ایسی Disputed بات کروں، میں ایسی سخت بات کروں جس سے یہ ماحول خراب ہو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک کسی صورت۔۔۔۔۔

ایک رکن: منسٹر صاحب خوش قسمت ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ان کیلئے خصوصاً میں نے بلایا ہوا ہے، آج Invite کیا ہے، ابھی 'ٹی بریک' میں آپ کیساتھ بیٹھے گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں آپ کا بہت مشکور ہوں جناب سپیکر، یہ کسی ایک ضلع کی بات نہیں ہے، یہ پانچ اضلاع کی بات بھی نہیں ہے، کوہستان، بٹگرام، مانسہرہ، شانگلہ یا ایبٹ آباد کی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اس کو پہلے قراقرم ہائی وے کہا جاتا تھا، یہ جو جاتا تھا، اب 'سلک روٹ' بھی کہا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، جس

نے بھی یہاں سے چلنا ہے، جس نے چائنا بھی جانا ہے تو اسی راستے کو استعمال کرنا ہے۔ جناب سپیکر، جس نے چلاس جانا ہے، جس نے گلگت جانا ہے جناب سپیکر، اس نے بھی یہ راستہ استعمال کرنا ہے اور میاں افتخار صاحب، میں پوری کوشش کروں گا کہ مجھے وقت ملے کہ میں منسٹر صاحب اور میاں صاحب کو باتیں سنا سکوں۔ ان کی ایک میٹنگ شروع ہو گئی ہے کہ ہم چاہتے تھے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں، آپ اپنی طرف سے بولیں اور آپ کیساتھ تو ایک گھنٹہ بیٹھے گا۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جی جی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں نے Specially آپ کیلئے Invite کیا ہے، وہ بیٹھے گا، آپ بے فکر رہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یہ سن کے جائیں۔ جناب سپیکر، یہ بات اس سے بھی بڑی ہے کہ آج جو 'انرجی کرائسس' اس ملک کے اندر شروع ہے اور حکومت بار بار کہہ رہی ہے کہ ہم دو ڈیم، داسو ڈیم اور بھاشا ڈیم جس کے بارے میں بڑی افواہیں بھی ہیں اور بڑا کریڈٹ بھی لیا جا رہا ہے اور جو بہت اچھی بات ہے، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے شروع کرنا ہے تو جناب سپیکر، اگر وہ بھی شروع کرنا ہے تو وہ کہاں سے ٹریفک جائے گی؟ آج لوڈ شیڈنگ کیلئے اگر پانچ آدمی باہر نکلیں جناب، تو وہ یہ روڈ بلاک کرتے ہیں۔ یہ ایک ہی روڈ ہے، کوئی متبادل روڈ نہیں ہے جو اس علاقے میں جاتا ہو، چھ چھ گھنٹے اور آٹھ آٹھ گھنٹے جناب سپیکر، یہ ٹریفک رک جاتی ہے۔ اگر ایک جنازہ باہر نکل آئے، کوئی اس طرح کے بچے کا حادثہ چھوٹا سا ہو جائے جناب سپیکر، یہ چھ چھ، آٹھ آٹھ گھنٹے اور جناب سپیکر، ایک گاڑی نہیں رکتی، ادھر لائن حسن ابدال تک ہوتی ہے جناب سپیکر، ادھر بٹگرام تک لائنیں لگ جاتی ہیں اور ٹریفک جناب سپیکر، رک جاتی ہے۔ کتنا بڑا سانحہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے بالعموم اور بالخصوص پانچ سالوں سے، اس سے پہلے یہ منظور ہوئی تھی، آج میں یہ بات بھی بتادوں کہ حکومت پاکستان اور کمیونیکیشن منسٹری نے صرف زمین Acquire کرنے کیلئے پیسے دینا تھے، باقی جو پیسہ تھا وہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک نے کہا کہ جب آپ زمین Acquire کر لیں، ہمیں بتادیں اور ہم اس کا ٹینڈر کرتے ہیں اور وہ سارا پیسہ انہوں نے لگانا تھا جناب سپیکر۔ پانچ سالوں سے اس اسمبلی کے اندر ہم نے بھی اور جناب سپیکر، آپ نے بھی کتنی دفعہ، میں نے چلا چلا کر، میں جوان داخل ہوا تھا اور میں آج اپنے آپ کو دیکھتا ہوں تو میں بوڑھا نظر آتا ہوں جناب سپیکر، اتنا میں چلایا ہوں اس کیلئے۔ (تالیاں)

ہم ہر منسٹر صاحب کے پاس بھی، آپ کے پاس بھی، حکومت کے پاس بھی لیکن جناب سپیکر یا تو آج میاں افتخار صاحب اگر منسٹر صاحب کی جگہ اس ہاؤس میں جواب دیں تو کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ ہم نے یہ نہیں

بنانا، یہ صرف آپ کو ہم نے خوش کرنے کیلئے کہا تھا اور میں کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ آج Sincerely بھی Efforts کریں پھر بھی ان کو پانچ یا چھ مہینے لگیں گے۔ جناب سپیکر، مجھے نہیں لگتا کہ اب اس حکومت میں یہ کام شروع کر سکتے ہیں۔ جو ریونیو سٹاف تھا خیبر پختونخوا حکومت کا، انہوں نے پوری سپورٹ دی ہے اس معاملے میں، زمین Acquire کرنے میں، کمشنر ہزارہ نے بھی ان کیساتھ پوری تگ و دو کیساتھ کام کیا ہے لیکن چونکہ ابھی بھی 742 یا 782 ملین پیسے جو ہیں جناب سپیکر، جو این ایچ اے نے ٹرانسفر کرنے ہیں ان زمینوں کیلئے یا تو اس پر Acquire کرنے کا پراسیس شروع ہونا ہے یا Award، کیونکہ ان لوگوں کو پیسے دینے ہیں جناب سپیکر، تو پھر یہ کام آگے ہوگا، مجھے تو نہیں لگتا۔ آپ نے جناب سپیکر، بہت اہم بات مجھ سے شروع میں پوچھی کہ کس طرح کٹ کے رہ جائے گا؟ جناب سپیکر، اگر حسن ابدال سے آگے جاکر دو چار کلومیٹر پر کوئی حادثہ ہو جائے، کوئی روڈ بلاک ہو جائے تو پورا ہزارہ گلگت تک جناب سپیکر، یہ بالکل کٹ کر، کوئی اور آپ کے پاس Alternative route نہیں ہے، کوئی حادثہ بھی ہو سکتا ہے، کوئی بڑی اللہ نہ کرے مصیبت آجائے لیکن ایسا ہو سکتا ہے، سیلاب آجائے، پورا ایک روڈ چلا جائے تو آپ اس پورے علاقے میں کس طرح Access کریں گے؟ صرف ہیلی کاپٹر کے ذریعے آپ جا سکتے ہیں اور کوئی روٹ آپ کے پاس موجود نہیں ہے۔ پراونشل حکومت سے بھی بڑی مؤدبانہ گزارش ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ کہیں گے کہ یہ معاملہ این ایچ اے کا ہے، یہ معاملہ سنٹرل گورنمنٹ کا ہے، یہ معاملہ ہم ان سے اٹھائیں گے، وہ تو یقیناً لگے ہوئے ہیں، وہ جواب دیں گے۔ انہوں نے بھی ہماری طرف وہ توجہ نہیں دی، وہ مہربانی نہیں کی، مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ وہ مہربانی شاید ہو جائے لیکن میری آج پراونشل گورنمنٹ سے بھی ایک ریکویسٹ ہے کہ آپ ایبٹ آباد کے اندر ایک 'بائی پاس' بنا سکتے ہیں جناب سپیکر، جو ڈائریکٹ ٹریفک جاتی ہے جناب سپیکر، جس نے کوہستان جانا ہے، جس نے چلاس جانا ہے، جس نے چائنا جانا ہے، جس نے 'سلک روٹ' استعمال کرنا ہے جناب سپیکر، وہ ڈائریکٹ نہیں جا سکتے، ہم نے یہ بھی ڈیمانڈ ان سے کئی دفعہ کی کہ آپ مہربانی کریں، اور آپ کو یقیناً میاں صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں بڑی محبت ہے اور مجھے یقین ہے کہ میاں صاحب ہزارہ کے عوام سے بہت پیار اور محبت رکھتے ہیں، الحمد للہ مجھے اس پہ کوئی شک و شبے کی بات نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، صرف باتوں سے نہیں کوئی عملی کام بھی اگر اس طرح کا نظر آجاتا، کوئی اس طرح کا یہ عملی کام ہمیں نظر آتا کہ ہم دیکھتے، تو جناب سپیکر، یہ-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے 'ہزارہ ایکسپریس وے' کہا ہے، ہمیں خوشی ہوئی ہے، ہمیں یہ نام رکھنے میں بھی آپ نے بڑی مہربانی کی ہے، لوگ پتہ نہیں اس کا یہ نام رکھیں گے یا نہیں رکھتے ہیں لیکن ہم جب تک زندہ ہیں اس کو اب 'ہزارہ ایکسپریس وے' ہی کہیں گے لیکن وہ بھی ہماری زندگیوں میں نہیں بنے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں آج کہہ رہا ہوں کہ کوئی بھی چاہے تو اگر وہ زندگیاں ہمارے لئے بھی بہت سخت ہیں تو خدا کا واسطہ اس حکومت کو ہم ڈالتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کو ایک اور خوشخبری دیتا ہوں کہ اس پہ کل ارباب صاحب کی طرف سے مجھے جواب موصول ہوا ہے کہ اگر آپ سب صاحبان چاہیں تو کل گیارہ بجے اسمبلی سیکرٹریٹ کے کانفرنس روم میں تشریف لے آئیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ تو اور اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: سبا ، این ایچ اے کے چیئرمین اور تمام آفیسرز کل بلا رہے ہیں، آپ کو مکمل بریفنگ دیں گے۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان چمکنی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: یؤ منټ جی۔

جناب سپیکر: بس دا خو ختمه شوه جی۔

وزیر اطلاعات: نه جی ختمه ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: بلها دا۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! یؤ منټ۔ جب صوبائی حکومت کی بات ہوئی ہے تو اس کی وضاحت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر اطلاعات: میں ایوان میں یہ بات لیکر آیا، میں تو یہ ڈیمانڈ خود بھی کرنا چاہ رہا تھا، اچھا ہوا کہ ہماری ڈیمانڈ کے بغیر آپ نے کر دی، اچھا ہے، سوال کل کے اخباروں میں آئے گا، آپ تو دفتر میں اندر ان کو مطمئن کر دیں گے اور لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا تو پھر بات کیسی ہو گی؟ اسلئے میں نے ان سے جا کر معلومات حاصل کیں اور میں جواب دینا چاہ رہا تھا۔ بجائے اس کے کہ ہماری بات کمرے میں ہو اور ان کی 'اوپن' ہو، یہ مناسب نہیں ہے۔ جب ساری بات ان کی عوام تک پہنچے اور ہماری نہ پہنچے تو پھر کیا ضرورت ہے اور پھر جو آدھے گھنٹے کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ پڑھیں، آپ اپنی طرف سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر اطلاعات: نہیں میں اپنی طرف سے نہیں، میں حکومت کی طرف سے کہوں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی، وہی نا۔

وزیر اطلاعات: میری ایسی حیثیت نہیں ہے، میں بڑا غریب ہوں لیکن جو اس نے ہزارہ کے حوالے سے بات کی، اتنی بڑی بات کی، ہم مرکزی اور صوبائی حکومت کو الگ الگ نہیں سمجھتے، ہم نے معذرت نہیں کی، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ یہ ہو نہیں سکتا، جب وہ خود مطمئن ہے کہ نہیں ہو سکتا تو ڈیمانڈ کس سے ہے؟ ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے، ہم نے اس پر بڑے جتن کئے ہیں، ہم نے کوشش کی ہے، اس میں ہم نے پیسے دیئے ہیں اور جو پیسے ہم نے دیئے ہیں، اس پر ہم نے زمین لی ہے۔ اب اس کے بعد چار سو ملین آنا باقی ہیں، جب تک وہ نہیں آئینگے تو یہ ٹینڈر ہو نہیں سکتا، ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے، ٹیکنیکل مسئلے کو اتنا الجھا کر اور پیغام دے کر، کل کو ہزارہ میں پیغام ہو گا کہ نہیں ہو سکتا، پھر ہم ہزار دفعہ کمرے میں کہیں تو کیا بات ہے؟ ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے، ہزارہ کیلئے کریں گے۔ میں یہی بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ مرکزی حکومت، صوبائی حکومت کا، ہمارا آپس میں کچھ بھی ہو، اتحاد کی حکومت ہے، مرکز میں بھی اتحاد کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی اتحاد کی حکومت ہے۔ ہم ہزارہ سے محبت کرتے تھے، کرتے ہیں اور کرتے رہینگے اور عملی طور پر ہم نے اقدامات اٹھائے ہیں، ہم نے زبانی جمع خرچ نہیں کیا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ 1.4 بلین ہم ادا کر چکے ہیں تو یہ زبانی جمع خرچ ہے؟ 22 کلو میٹر ہم جو ہے Acquire کر چکے ہیں تو کیا یہ زبانی جمع خرچ ہے؟ ٹیکنیکل مسائل ہوتے ہیں، Land acquisition میں پرابلمز ہوتے ہیں، ہم نے Land acquisition کی ہوئی ہے، 400 سو ملین جو روپے ہیں، ان کو آنا ہے، وہ بھی رکھے گئے ہیں، آنے میں Technically شاید پندرہ دن لگیں، بیس دن لگیں، آتے ہی ہم اس پوزیشن میں ہو جائیں گے کہ اسکے ٹینڈرز ہوں، ٹینڈرز

ہونگے توکام ہوجائے گا۔اسی لئے اگرمزید بریفنگ کی ان کوضرورت ہے تولازمی طور پران کو بریفنگ دی جائیگی۔اطمینان کی ضرورت ہے تولازمی دی جائیگی لیکن ہم اپنامسئلہ سمجھتے ہیں،ہزارہ کامسئلہ ہمارامسئلہ ہے،حکومت نے اس کوحل کرنے کی کوشش کی،ہم نے اس کیلئے عملی اقدامات اٹھائے اوران شاء اللہ یہ حکومت اتنی جلدی جانے والی نہیں ہے کہ ان کو یہ ڈر ہو کہ شاید جلدی جلدی یہ اپنی مدت پوری کریگی اور ان شاء اللہ خدا خیر کرے تو دو مہینے کے اندر اندر ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ ٹینڈر ہو گا،پھر ہم ہوں نہ ہوں ان کا یہ کام ہوتا رہیگا اور 'ایکسپریس وے' بنے گا،یہی ہمارا ارادہ ہے اور اسی طرح ہوگا ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر!کل اس پر بریفنگ ہوگی،اچھی بات ہے،اس پر باتیں ہورہی ہیں، باتیں ہونگی،کارروائی ہوگی۔ہمیں بتائیں کہ کارروائی ہوگی؟

<u>جناب سپیکر</u>: بس کل آپ اور وہ،ارباب صاحب کی طرف سے جواب آچکا ہے کہ کل آپ کو بریفنگ دینگے،این ایچ اے کے افسران سب آئینگے،گیارہ بجے آپ کانفرنس روم میں جو بھی ہزارہ سے ہیں یاپورے صوبے سے،آپ تشریف لے آئیں گیارہ بجے کانفرنس روم میں۔کال اٹینشن نوٹس نمبر754،ثاقب اللہ خان پلیز۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>:کال اٹینشن نمبر754۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی سر، وړومبے خو ستا سو په اجازت سره به زه هم ارباب عالمگیر خان ته پخیر راغلے اووایم جی، زمونږه مشر دے، نزدې تعلق هم دے، پخیر راغلئ جی۔

Sir, I would like to draw the attention of the Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa towards the fact that discrimination is being meted out to my Constituency, PK-11, in the filling of vacancies in the schools. This is a serious issue and need to be addressed.

جناب سپیکر، دا ایشو خو بابک صاحب او دا نور ملگری هم راغلل نو په هغې کښې کښیناستل او په هغې باندې څه خبره وشوه جی خو سر، پرابلم چې دے، هغه اوس هم دے جی، دا څومره چې د پیښور د پاره پی ایس ټی او دا نور پوستونه اناؤنس شوی دی، ایډورټائز شوی دی او په هغې بهرتی شوې ده جی،

هغه 25 percent هم نه ده، چې کوم Requirement دے هغه 25 percent هم Requirement نه دے جی۔ سر، که تاسو ته یاد شی، ستاسو په اجازت باندې دلته ما یو کال اټنشن مخکښې هم راوستے وو جی، چې کله دا ایډورټائزمنټ کیدو، په هغه وخت سره هم سر خالی چې کوم د کسانو دا Ratio تاسو یادوئ کنه جی، د 1100 نه زیات پوسټونه خالص د پی ایس ټی زمونږ په سکولونو کښې خالی دی، نو سر مخکښې هم ایجوکیشن ډیر Important وو خو اوس د آرټیکل (A) 25 د لاندې خو دا د Constitution requirement دے چې مونږ به ټولو ته تعلیم ورکوؤ، Basic right دے سر، نو تعلیم څنګه ورکوؤ چې دلته فنانس ته هم پته ده، ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته هم پته ده، د خپل National Commission ratios هم جوړ دی نو سر، د دې خو زه په منطق باندې نه پوهیږم چې دا په قسطونو باندې مونږ خپلې ویکنسیانې ولې پوره کوؤ جی؟ زما ریکویسټ دا دے سر چې دا مسئله حل کول پکاردی، دا چې څومره ویکنسیز د نوی پراجیکټس دی، دا 110 چې کوم زاړه پراته دی، فنانس او ایجوکیشن ډیپارټمنټ د کښینی او زمونږ سره د هم کښینی سر او په یو ټائم د ایډورټائز کړی او په یو ټائم د دغه کیږی سر، دا څنګه دی جی یا خو به د Students ratio زیاته شوې وی یا به په دیکښې دا وی چې خلق ریټائر شوی دی یا نوی کوم پروګرامز دی،Plans دی د کمیشن سره نو دا ټول سر د یو پروګرام لاندې شوی دی، په دې دغه باندې د پالیسئ لاندې شوی دی، په اے ډی پی کښې دا سکیمونه راغلی دی، چې ریټائرډ کیږی د هغوی ایس این ایز د مخکښې نه کیږی، په قسطونو کښې جی راځی او ایجوکیشن نه ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب! سوال خو تاسو، هدایت اللہ خانه! بابک صاحب د Busy کړے دے، اوس خبر نه یئ چې څه ممبر اووئیل؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ما واریدل جی، مهربانی۔ سپیکر صاحب، ما۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما وئیل که بیا ترې تپوس کوئ چې څه د اووئیل؟ (قہقہہ)

__وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:__ نه جی نه، دا ثاقب صاحب چې د خپلې حلقې په حواله باندې۔۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ د ټول پیښور په حواله ئے اووئیل زما خیال دے۔

__وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:__ هغوی چې د کومو تحخظاتو اظهار وکړو، اول هغوی اووئیل چې Discrimination شوے دے د دې ویکنسو په هغه تقسیم کښې یا چې کوم ویکنسیز هلته موجود دی سپیکر صاحب، اول خو زه ثاقب الله خان له دا یقین دهانی ورکوم چې ان شاء الله په هغه حواله به هیڅ قسم له Discrimination د هغوی د Constituency سره نه کیږی او چې کوم پوسټونه Vacant وی، مونږ به کوشش کوؤ چې ټولو حلقو ته برابر برابر هغه ویکنسیز چې دی، هغه Fill کړو او چې کوم کمے دے چې هغه برابر شی۔ سپیکر صاحب، پیښور چې دے، دا د ټولې صوبې دارالخلافه ده، په پیښور کښې مونږ ته مسئلې شته په دی حواله باندې چې د ټولې صوبې خلق ظاهره خبره ده چې د خپلو ضرورتونو د پاره راغلی دی، د خپلو ملازمتونو د پاره راغلی دی او دلته میشته دی، په هغه حواله باندې مونږ ته یؤ مشکل هم شته، مونږ ته یؤه مسئله هم شته چې دا زمونږ کومه کارپوریشن ایریا چې ده، دا چې کوم سټی ایریا ده، دلته د استاذانو ډیر زیات کثرت دے چې په هغه سکولونو کښې د ضرورت نه سیوا استاذان ناست دی او بیا په هغه Surrounding areas کښې د پیښور، چې دا د ثاقب خان حلقه شوه سپیکر صاحب، بذات خود ستاسو د حلقې زیاته حصه شوه، دلته عالمگیر خان ناست دے، د هغوی د حلقې حصه شوه، د خوشدل خان چې کومه حلقه ده، د هغې حصه شوه نو دغه مونږ ته یؤ مشکل شته خو دا ده چې دا د کوم کمټمنټ سره او د کوم Political will سره دا ثاقب خان ډیمانډ کوی نو سپیکر صاحب! خلق چې اسمبلئ ته راشی نو چرته د اسمبلئ په کارروایئ کښې به حصه اخلی او زه چې دلته راشم نو د استاذانو درخواستونو دستخط کوم، څلور نیم کاله چې زه دې اسمبلئ ته راغلم، ما بل کار نه دے کړے او اوس هم که تاسو غواړئ زه یؤ پنډ درخواستونه تاسو ته ښودلې شم، نو سپیکر صاحب، مونږ مداخلت هم پخپله کوؤ۔ زه خو دا خواست کوم که چرې مونږ دا مداخلت پریښودو، دا کار مونږه دې ډیپارټمنټ ته پریښودو، دا کار بالکل په میرټ باندې شو نو زه دا تسلی

ورکوم ثاقب خان له، بهرحال زه هغوی Appreciate کوم هم چې هغوی ما ته چرته لا سفارش نه دے کړے او نه ئے چرته د یو استاد سفارش کړے دے خو دا ده چې Once for all که مونږ غواړو چې دا مسئله حل شی نو بیا به دا کار ډیپارټمنټ ته پریږدو ځکه چې د پوسټنګ او د ټرانسفر دلته یو مروجه قوانین و ضوابط پراته دی، مستقل حل خو ئے سپیکر صاحب! دا دے۔ د روان اپوائنټمنټس په حواله باندې بالکل ان شاء الله سپیکر صاحب، زه ثاقب خان له ایشورنس ورکوم چې ان شاء الله د دوئ د حلقې سره به Discrimination نه کیږی یوه۔ دویمه دا چې د دوئ د حلقې خلق څومره په دې ستی کښې بهر دے، دا دوئ ته هم زما دا خواست دے چې که د دوئ سره نوموونه وی نو دوئ د هم مونږ له لسټ راکړی او زه ډائریکټر صاحب ناست دے، هغوی ته هم دا ډائریکشن ورکوم چې فوری طور باندې د ثاقب خان د حلقې چې څومره استاذان دی، زه به خواست د پیښور نورو ایم پی اے ګانو صاحبانو ته کوم چې هغوی به هم په دې نه خفه کیږی، د ثاقب خان حلقې ته به هغه ټول استاذان چې دی، چې د ده د حلقې سره ئے تعلق دے، د دوئ د حلقې نه بهر پوسټ دی، ان شاء الله Within one week چې دے، هغه به مونږه د دوئ حلقې ته واپس بوځو او هغه سکولونه به مونږه ډک کړو جی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر، زه د سردار صاحب د ایشورنس ډیره شکریه ادا کوم جی، دا زما ډیمانډ تقریباً د دوؤ کالو دے، In writing مې هم ورکړے دے، زما خیال دے چې په ایم پی اے ګانو کښې په'ریشنلائزیشن پراسیس' باندې د ټولو نه وړومبے زما دستخطې وې جی او اوس مې جی مخکښې ځل هم په میټنګ کښې په ډیکښې ریکویسټ کړے دے چې ما ته زما کسان راکړئ، نو په ایشورنس باندې ډیره مهربانی خو سر، زه چې کومه یوه بله خبره کومه کنه جی چې ما هم خپل'کیلکولیشن' کړے دے، زه د دوئ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره هم ناست یم، ډائریکټر صاحب سره هم ناست یم، د ای ډی او سره هم کم از کم شپږ اووه ځله ناست یو چې څومره زمونږ Requirement دے، دومره زمونږه په دغه کښې شته نه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د ټیچرز کمے دے ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کمے دے جی، زمونږ نوی پراجیکٹس ته کمے دے۔ دا جی د بابک صاحب سره هم ما مخکښې ډسکشن کولو، د دوئ په فکر کښې 1000 زما په انفارمیشن کښې 1100 خو د دوئ انفارمیشن به زما نه بالکل ټهیک وی، زمونږه انفارمیشن دومره ټهیک نه وی خو سر، تاسو ته زما ریکویسټ دا دے چې دې نوی سکیمونو ته ټیچران، دا 'ویکنټ' ټیچران، دا چې کوم ټیچران ریټائر شو سر، دا د وړوکی وړوکی قسطونو کښې نه ورکوی جی، اوس خپله بابک صاحب چې څنګه دوئ ته اوونیل چې 1000 کسان دی، دا په یو ټائم د 1000 کسانو ایډورټائزمنټ د وشی، مسئله د حل شی سر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! پوسټونه نشته که څه چل دے، که خلق تعلیم یافته نشته؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا ثاقب خان چې د کوم Thousand plus teachers د Need خبره کوی، هغه مونږ ته فنانس لا 'سینکشن' کړی نه دی، دا خو مونږ هغه پوسټونه چې غالباً که زه غلط نه یم نو 161 میل دی مونږ سره موجوده او فیمیل چې کوم دی په پیښور کښې 85 دی، Already مونږه ایډورټائز کړی دی، په دې باندې د اپوائنټمنټس چې کوم پراسیس دے، هغه روان دے او ان شاء اللہ ډیر زر، او دوئ ترې خبر هم دی چې 181 دی که 161 دی، دغه پوسټونه دی او 85 چې کوم دی، دا د فیمیل دی۔ دا د 1000 خبره چې دوئ کوی، دا د سټوډنټس او د ټیچرز د Ratio په حواله باندې دوئ دا خبره کوی خو چې یو ځل مونږ دا 'ریشنلائزیشن' وکړو، اګرچه مونږ تر اوسه پورې په دیکښې کامیاب نه شو، ما خو تاسو ته ذکر وکړو چې دا د کارپوریشن چې کومه ایریا ده چې مونږ ته په یو ځائے کښې اووه ټیچرز پکار دی، هلته 27 ټیچران ناست دی، اوس په هغې کښې مونږه یو نه شو خوځولې چې مونږ په میرټ باندې هغه وکړو، زمونږه Long stayed teachers چې کوم دی چې هغه ټرانسفر کړو بله ورځ بیا هغه درخواستونه راغلی وی نو چې زه ئے ونکړمه نو تاسو وینئ چې په کال اټنشن باندې دلته پینځه پینځه او لس لس ملګری پاځی او بیا تاسو سره د هم خدائے سپیکر صاحب ښه وکړی چې تاسو ورله هم دعوت ورکوئ چې پاځئ

پاڅئ نو هغوی ټول پاڅی، سپیکر صاحب! مسئله خو دا ده کنه۔ (تالیاں)
زه خو Reactivate کوم دا خپل عزم چې دوه میاشتې دا ډیپارټمنټ چې دے، دې ډیپارټمنټ ته د اختیار ملاؤ شی، تاسو وګورئ ان شاء الله چې بیا به هیڅوک ګیله چې کومه ده، هغه به نه کوی سپیکر صاحب، نو مسئله خو سپیکر صاحب، دا ده کنه۔

جناب سپیکر: دا تاسو چې کومه د 'ریشنلائزیشن' پالیسی شروع کړې وه، هغه بیا ولې سټاپ شوه، زمونږه د مداخلت د وجې نه؟

وزیرابتدائی وثانوی تعلیم: مونږ جی 'ریشنلائزیشن' هم وکړو او مونږ 'ډیپلائمنټ' هم وکړو-----

جناب سپیکر: وشو؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: د روزانه په بنیاد باندې مونږ کوشش وکړو ډیر زیات چې لکه د هغه سکولونو نه مونږ لږ لږ ټیچرز چې کوم دی، هغه Surrounding ته بوتلل او تر ډیر حده پورې تاسو ته به هم محسوسه شوې وی، ستاسو د خپلې Constituency نه چې تر ډیر حده پورې که نه وی خو زه دا وئیلے شم چې لکه څه نه څه هغه مسائل چې وو، هغه حل شو۔

جناب سپیکر: نه هغه خو تاسو یو بنه 'کریش' پروګرام کښې سائنس ټیچرز د واخستل، هغې ډیره فائده وکړه، هغه سکولونو ته سائنس ټیچرز لاړل، دغه ټائپ دا دوئ چې څه وائی، دا د ښار نه ئے وباسه د کارپوریشن نه، څه طریقه جوړه کړه چې دا اوځی، اصلی مسئله خو دغه ده کنه۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، مونږه فیمیل ټیچرز، سپیکر صاحب، تاسو ما له اجازت راکړئ، د دې پیښور چې څومره مشران یئ-----

جناب سپیکر: اجازت اجازت دے خو وکړئ ئے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: هغه به ان شاء الله په درې ورځو کښې دننه دننه زه کولے شم که خیر وی، په درې ورځو کښې دننه دننه۔

جناب سپیکر: ډیپارټمنټ صحیح کړئ جی که-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: هں جی ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! ما خو مخکښې هم اووئیل چې د فنانس سره د کښیني، د اسې سکولونه دی چې په دوه ټیچرانو باندې دوه سوه کسان دی پرې، ټهیک ده سر، بل جی دا ایشورنس زه بیا هم دغه کوم جی چې دا د اسمبلۍ په ریکارډ باندې ډیره واضحه راشی جی۔ زما د حلقې څومره ټیچران دی، د نوی قانون او پالیسۍ د لاندې هغه به زما حلقې ته جی رااولیږی چې هغه چرته هم وی، که هغه ټیچرز دغه وی هغه به ما ته سر یوه هفته کښې دننه دننه به راته----

جناب سپیکر: هغه د یوې هفتې ایشورنس هغوی درکړو کنه، تاسو له درکوی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: انور خان! دا کال اټینشن دے ، په دې ډیبیټ نه کیږی۔

Gohar Nawaz Khan, honourable Gohar Nawaz Khan, to move his call attention. Not present, it lapses. Haji Aurangzeb Khan-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: په کال اټینشن دویم سړے نه شی کولے۔

(اس مرحلہ پر حافظ اختر علی، رکن اسمبلی نے مغرب کی اذان دی)

جناب سپیکر: نماز کیلئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب! آپ کے دل پر پھر کیا----

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آج بہت زیادہ عرصے کے بعد ہماری قومی اسمبلی میں 'پراپر' اور ریگولر طریقے سے اذان کی آواز سنائی دی----

جناب شاہ حسین خان: صوبائی اسمبلی میں۔

مفتی کفایت اللہ: صوبائی اسمبلی میں۔ جناب سپیکر، یہ کریڈٹ آپ کا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے ہم چیختے بھی رہتے ہیں، مطالبے بھی کرتے رہتے ہیں لیکن جب آپ شفقت کرتے ہیں تو ایسا ہو جاتا ہے۔ میں یہاں ایک بات کی وضاحت بھی کرتا ہوں، سچ بولنا چاہیئے اور ہر موقع پر بولنا چاہیئے، مجھے اس کا اندازہ ہے کہ اس سے پہلے ایم ایم اے کی حکومت تھی اور ان کے سپیکر اگر یہ اعزاز حاصل کر لیتے تو آج یہ اعزاز آپ کا نہ ہوتا، اس کا ہوتا لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اعزاز دینا چاہتا ہے تو یہ اس کا فضل ہوتا ہے اور میں ساتھ یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ اب ہماری پارلیمانی روایات کا حصہ بن گئی ہے اور ان شاء اللہ العزیز جب تک یہ اسمبلی رہے گی یہ آواز بھی ساتھ رہے گی، یہ آپ کو بھی کریڈٹ جائے گا، ہماری گورنمنٹ کو بھی جائے گا، اپوزیشن کے لوگوں کو بھی جائے گا اور حافظ اختر علی صاحب نے اس کے اندر بہت زیادہ کوشش کی ہے، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، یہ اس کو بھی جائے گا۔ ہم جی سمجھتے ہیں کہ سیاسی اختلافات تو اپنی جگہ لیکن بنیادی طور پر ہم مسلمان ہوتے ہیں اور یہاں میں آواز، اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ، 'حیٰ علی الصلوۃ'، کامیابی کی طرف اور نماز کی طرف، تو یہ ایک بہت اچھا شگون ہے، ان شاء اللہ العزیز اس موقع پر میں چاہتا تھا کہ میں آپ کے ثواب کو اور آپ کے اس اجر کو لوگوں کے سامنے ذکر کر دوں اور میں پریس کے ساتھیوں کو بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری ان روایات کو اجاگر کیا جائے، ہماری ان اچھائیوں کو اجاگر کیا جائے اور آج اسمبلی میں جتنے لوگ موجود ہیں، یہ ان تمام کا کریڈٹ ہے، اللہ تعالیٰ کرے کہ اسی طرح کی روایات ہماری قائم و دائم ہوں۔ بہت زیادہ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی سردار صاحب، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک منٹ کیلئے بات کروں گا۔ میں آپ کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے حلقے میں گئے تھے اور وہاں پہ بچیوں اور بچوں کے پڑھنے کی جو حالت تھی، تعلیمی حالت، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے وہاں پہ اعلان کیا تھا کہ ایک کالج کی بلڈنگ میں آپ کو دلواؤں گا، تو قاضی صاحب سے بھی بار بار میں چار سالوں میں مطالبہ کرتا رہا لیکن ان کی کوئی مجبوری تھی، نہیں دے سکے کالج۔ پچھلے دنوں یہ میرے حلقے میں ایک ماتم داری پہ گئے تھے اور وہاں پہ انہوں نے ایک ڈگری کالج کا اعلان کیا تھا، مجھے بڑی خوشی ہوئی، میں قاضی محمد اسد صاحب کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گو کہ انہوں نے وہاں پہ میرے کہنے پر نہیں دیا لیکن کالج کا اعلان کر

دیا، میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وہاں پہ ان کے آنے کے بعد ایک تجسس پیدا ہو گیا، لوگ مجھے بار بار پوچھتے ہیں کہ کالج پر، کب بلڈنگ پر کام شروع ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی طرف سے میں بھی شکریہ ادا کروں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں سر، قاضی صاحب سے میں چاہوں گا کہ وضاحت کر دیں کہ کب تک وہ اس کالج کی بلڈنگ کے اوپر کام شروع کروائیں گے ؟اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بندے کیساتھ انہوں نے وعدہ کیا ہے، میں اس پر بالکل ناراض نہیں ہوں، میں خوش ہوں کہ میرے حلقے میں ایک اتنی بڑی گرانٹ یہ دے رہے ہیں، اس کا نام بھی اسی بندے کے نام، کالج کا نام بھی اسی بندے کے نام پہ رکھیں گے۔ میں قاضی صاحب سے گزارش کروں گا کہ ذرا یہ وضاحت کر دیں تاکہ میرے حلقے کے عوام کا تجسس دور ہو جائے، کب تک یہ اس کے اوپر کام شروع کروا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب۔

Qazi Muhammad Asad Khan: Thank you ,Mr. Speaker.

جناب سپیکر: ابھی ادھر کی بات ہو رہی ہے جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ نے یہ جو پانچ بجٹ گزارے ہیں، ان میں 55 کالجز پہ کارروائی جاری ہے اور یہ تاریخ کا سب سے بڑا نمبر ہے سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: Very good, very good، اچھی خبر ہے، Very good۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اسی وجہ سے سر، ہماری ایجوکیشن کا بجٹ فگر جو چار پرسنٹ کا ہم ہمیشہ کہتے تھے، اس کی طرف ہمارا صوبہ پہلا صوبہ ہے اس ملک کا کہ جو گیا ہے لیکن سر، ہوا اس طرح ہے کہ اس اسمبلی کے ایک سابق معزز رکن ہیں خورشید اعظم خان، ان کی والدہ کا انتقال ہوا تھا، میں وہاں فاتحہ کیلئے گیا تو انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی بہت سارے لوگوں میں، تو میں نے ان کو واضح کیا، میں نے کہا جی کہ اب تو بالکل آخر ہے، جتنی سکیمز ہونا تھیں، وہ ساری ہم مکمل کر چکے ہیں کوئی سکوپ نہیں ہے اور جب موقع ملا ان شاء اللہ ہم اس سکیم کو دیکھ لیں گے تو انہوں نے کہا کہ نہیں نہیں آپ یہاں پر آئے ہوئے ہیں، تو میں نے کہا کہ جی یہ تو پہلے بھی مجھ سے لوگ ڈیمانڈ کرتے رہے، میں نے کوئی 'کمٹمنٹ' نہیں کی ماسوائے اس کے کہ جب موقع ملا تو ان شاء اللہ کروں گا تو وہ اشتہار وغیرہ دے رہے ہیں تو میں اسلئے ان کے حلقے کے عوام کا تجسس دور کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی Sanctioned college نہیں ہے حویلیاں کیلئے، جو 55 ڈگری کالجز چیف منسٹر صاحب نے Ultimately sanction کرنا ہوتے ہیں، ان پانچ بجٹس میں جو بھی ہم

نے کرنا تھے، ان پر کام جاری ہے لیکن جس مقام پر بانڈہ عطائی خان میں کالج کا کہہ رہے ہیں، وہ فی الحال Under consideration نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ ابھی جان چھڑا رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! میں نے جان نہیں چھڑائی ہے، میں نے چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میں اپنا شکریہ واپس لے لوں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہ سر، آپ کا شکریہ ہونا چاہیئے۔ آپ کا اور میرا ایک جوائنٹ پراجیکٹ تھا، BS four year programme ہوتا تھا تو میرے خیال میں آپ کا شکریہ میری طرف بنتا ہے سر اور میں اس کو قبول کرتا ہوں سر، Most welcome۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! کچھ کرتب دکھائیں، کچھ طریقہ بنائیں، آپ کے ہزارہ میں اچھا ہے جی، اگر ہو جائے تو اچھی بات ہے، As a non ADP لے لیں۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ایجنڈا بہت ہے جی، اس کو ذرا دیکھیں میرے سامنے، زمین خان، زمین خان مختصر۔

جناب محمد زمین خان: دا گزارش کوؤ۔ ستاسو، د دې هاؤس او د منسټر صاحب په علم کښې د پرونی 'آج' یؤ خبر ستاسو په نوټس کښې راولم او دا کاپی تاسو ته درکوم، دا پرونے جی یؤ خبر دے د روزنامه 'آج' ۔ دا جی وائی چې "جاپان خیبر پختونخوا میں سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی بحالی کیلئے 14.5 ارب دے گا" زما په دیکښې گزارش دا دے چې یره دا خو ښه خبر دے چې JICA، زمونږه په صوبه کښې چې سیلاب کوم پلونه وړی دی او یا ئے روډونه خراب کړی دی، هغه جوړوی او نوے انفراسټرکچر ورسره هم جوړوی خو زما گزارش دا دے چې آیا دا چې کومې پیسې راغلې دی نو دا یقیناً چې هغه کوم Flooded areas دی، یقیناً چې هغه کومه آفت زده علاقې دی، په هغې کښې به دا لگی او که نه دا هغه علاقو ته روانې دی چې کوم ځائے کښې سیلاب نه دے راغلے او د حکومت نه زه دا مطالبه کوم او دا به درخواست کوم او دا سوال کوم چې آیا زمونږه غریبه علاقه، هغه پسمانده او وروستو پاتې علاقه چې هغه یؤ طرف ته Militancy وهلې ده، بل

طرف ته سیلاب وهلې ده نو د JICA په دې پروګرام کښې هغه زما حلقه شامله ده که نه ده شامله؟ زما دیکښې دا ګزارش دے چې که نه وی شامله۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب زمین خان صاحب! یہ تو اخباری بیانات ہیں، اس وقت جواب شاید آپ کو تسلی بخش نہیں ملے گا، بہتر ہے آپ آج ہی کوئی کال اٹینشن نوٹس دیں، کوئی اور سوال کر لیں تاکہ محکمے سے باقاعدہ ہمارا سیکرٹریٹ پوچھ لے تو آپ کو صحیح جواب مل جائے گا۔ تھینک یو جی۔ حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی صاحب کو آج ذرا زیادہ جلدی ہے، ان کو ذرا پہلے موقع دیا جاتا ہے۔

حافظ اختر علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ اول خو جی زه تاسو ته۔۔۔۔

Mr. Speaker: 765.

حافظ اختر علی: تاسو ته جی مبارکباد پیش کوم، دغه کوم چې د اذان په حوالې سره مفتی صاحب خبره وکړه او دا زمونږ د اسمبلئ نه یؤ ډیر ښه پیغام دے ټولې صوبې ته او دې ټولو مسلمانانو ته ملاویږی چې:

مسلمانوں نہ گھبراؤ خدا کی شان باقی ہے — ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع لوئر دیر تحصیل ثمر باغ میں چند ناعاقبت اندیش اور شرپسند عناصر نے فضائل اعمال نامی کتاب کو نذر آتش کیا ہے جس کی وجہ سے امت مسلمہ کی دل آزاری ہوئی ہے اور مسلمانوں کے درمیان تعصب اور فرقہ واریت کی آگ کو بھڑکانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے، لہذا حکومت فوری نوٹس لے کر ملوث عناصر کے متعلق غیر جانبدارانہ انکوائری کرے اور ملوث پائے گئے عناصر کو قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا مسئله انتهائی اهمه ده او چونکه فضائل اعمال چې په هغې کښې قرآن پاک والا آیتونه دی، احادیث مبارکه دی او د بزرګان دین واقعات چې د تمام امت مسلمه د پاره د رهنمایئ یؤ ذریعه ده او چونکه چند شرپسند عناصرو دا کار کړے دے، لهذا زمونږ به دا استدعا وی چې د قانون مطابق د هغې د انکوائری وشی او چې کوم کسان په هغې کښې ملوث وی نو هغوی ته د پوره پوره سزا د قانون مطابق ورکړې شی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

حاجی ہدایت اللہ خان(وزیرامور حیوانات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی ہدایت اللہ خان۔

وزیرامور حیوانات: مهربانی سر۔ زما د حلقې خبره ده نو ما وئیل چې چونکه زه ډیر زیات۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے ، په دې باندې نور ډیبیټ نه کیږی خو چونکه مذهبی خبره ده نو تاسو پرې۔۔۔۔

وزیرامور حیوانات: زه په دې باندې معمولی ضمنی خبره کول غواړم چې د هغوی شکریه ادا کوؤ چې یره دوئ په دې باندې کال اټینشن راوړو او بله دا جی چې دا غیر جانبدار خلق دے ، په دیکښې لکه د څه مسلک یا اختلاف د تبلیغ والا سره د هیچا نشته۔ بله هغه کوم احادیث چې په هغې کښې راغلی دی نو هغه داسې دی چې هغه غیر متنازعه یا یعنی مستند احادیث او د قرآن آیتونه دی، بیا د هغې سوزول او په دې طریقه باندې دا ، مونږه پر زور مذمت هم د هغې کوؤ او دا هم وایو چې کوم خلق څنګه چې حافظ صاحب، خبره زیاته نه اوږدوم خو د غه خلقو ته جی داسې سزا ورکړی چې هغه د آئنده د پاره چې کوم دے ، ځکه چې دا خبره شروع شی نو دا به جی ډیره زیاته نقصان ده وی او ډیر غلط طرف ته به دا روانه وی، چې سزا هغوی ته ملاؤ شی۔ مونږه هغه حکام بالا ته، هغوی ته مونږ وئیلی هم دی،زمونږ چې کوم ډسټرکټ افسران دی یا زمونږ د ډویژن په سطح افسران دی، هغوی ته مونږ دا خبره کړې هم ده خو بیا هم هغه خلق لګیا دے بعضې د هغوی پشت پناهی کوی نو چې بس دا ونه شی او ټهیک ټهاک د هغوی ته سزا ورکړی جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: دې منسټر صاحب خو پرې دغه وکړو، تاسو لږ کلیئر ډائریکشن۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون): زه ورکوم۔

جناب سپیکر: بس دغه جواب وو نو، تاسو پرې جواب، دغه وکړئ جی۔

وزیر قانون: جواب شته جی کنه، جواب شته۔

جناب سپیکر: دا۔۔۔۔

خلیفه عبدالقیوم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه دا خلیفه به هم څه، پکار نه ده خو اوس څه کوئ مذهبی دغه۔۔۔۔

خلیفه عبدالقیوم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ هغه محترم حافظ اختر علی صاحب اوفرمائیل، دا تبلیغی نصاب کښې جمله مستند احادیث او د قرآن شریف آیتونه دی،دا دیکښې مخصوص او مستقل دعویداران دی چې دا تقریباً مسلمانان داسې غلطی نه شی کولے۔ دا چې کومو عناصرو کړې ده، مستقل صحیح تفتیش د وشی او چې کوم عناصر پکښې ملوث وی، هغوی ته د سزا ورکړی چې آئنده د کومې فرقې یا د کوم مسلک خلقو ته، کتابونو ته او اکابرینو ته څوک د توهین داسې بیا جرات مزید نه شی کولے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: او بالکل جی۔دا حافظ صاحب او نورو زمونږه مشرانو چې څه خبره وکړه،دا بالکل صحیح ده، دا په 2012-08-15 باندې ثمر باغ پولیس سټیشن دیر کښې دا یو واقعه شوې ده۔ قاری ضیف الله نوم ئے دے او د افغانستان اوسیدونکښے دے او دغلته په یو جمات یو مدرسه کښې دے، مشر دے هلته، د مدرسې نوم ئے دے " الجامعه عربیه" او دا خپل شاګردان ئے چې کوم دی، هغوی ئے غلط Instigate کړل او هغوی ته ئے غلط یو دغه ورکړو چې یره دې تبلیغیانو دا کتاب په رائیونډ کښې جوړ کړے دے او په هغې کښې ټول هر څه لکه داسې ګډې وډې خبرې ئے کړې دی نو هغه ماشومان وو او بس، بهرحال د قاری صاحب په دې دغه باندې هغوی هغه کتاب سوزولے دے 'فضائل اعمال' نو په هغې کښې بیا پولیس چې کوم دے ، باقاعده چې کله دا خبره رپورټ شوه نو پولیس هغه قاری صاحب نیولے دے او د ټولو نه چې کوم سخت سیکشن دے په لاء کښې هغه Section 7, Anti Terrorist Act،دغه دفعه پرې لګیدلې ده او هغه چې کوم ماشومان وو، هغوی هم بیا بیان ورکړے دے چې کوم سټوډنټان وو چې او یره دې قاری صاحب مونږ ته داسې وئیلی وو چې یره په دیکښې ټوله غلطې خبرې دی، نو مطلب دا دے چې یو کس یو غلط دغه'میسج' ورکوی او

غلطه پروپیګنډه کوی خو بهرحال اوس چې کوم دے او بل دا ده چې دا چرته د دغه باندې دے ، د کویت مویت څه تنخواه منخواه هغه له د بهر نه راځي، څه بل مسلک سره ئے دغه دے نو دغه ټائپ فرقه واریت او یؤ غلط پروګرام تاثر پهیلاؤول، خو بهرحال سړے نیولے شوے دے ، ان شاء الله امید د خدائے نه، ښه انوسټي ګیشن پکښې روان دے او ښه سخت نه سخت سزا به ورته ملاویږی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Aurangzeb Khan, Haji Aurangzeb Khan, to please move his call attention No. 757.

جناب اورنگزیب خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اور اس پورے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ سعید آباد، فقیر آباد نہر کے کنارے گندے سیوریج کا نالہ بہہ رہا ہے جس میں پانچ سے چھ فٹ تک گندگی پڑی ہوئی ہے، ابھی تک اس گندے سیوریج کی کوئی صفائی نہیں ہوئی ہے۔ ٹاؤن ون حکام کو کئی بار آگاہ کر چکا ہوں لیکن ابھی تک ٹاؤن ون کے ٹی ایم او، چیف آفیسر اس مسئلے پر توجہ نہیں دیتے۔ اسی سیوریج سے ہزاروں کی آبادی پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور کئی گھروں کو نقصان پہنچا ہوا ہے۔ اس طرح چارسدہ روڈ پر حاجی آباد، سعید آباد، دین بہار کالونی کی نکاسی آب کے نالے مکمل بند ہیں، یہاں پر صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ برائے مہربانی ٹی ایم او، پی ڈی اے اور متعلقہ حکام کو حکم دیا جائے کہ یہ سیوریج جلد از جلد صاف کریں تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ متعلقہ وزیر صاحب تو نہیں ہیں تو زیادہ بہتر ہو گا جب وہ موجود ہوں۔۔۔۔

جناب اورنگزیب خان: ټهیک شوه، پینډنګ ئے وساتئ۔

جناب سپیکر: (وزیر اطلاعات سے) که تاسو جواب ورکوئ؟

اراکین: پینډنګ ئے وساتئ۔

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب! زه په دې یؤ دوه خبرې وکړم جی؟

جناب سپیکر: ودریږه، پینډنګ ئے پریږدو که نه تاسو پرې جواب ورکوئ؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جواب پکار دے جی او هم هغه رنګ، بشیر خان نه کیدے شی مونږ لږ سخت جواب ورکړو۔

جناب سپیکر: ښه څه لږ صبر وکړئ۔

وزیر اطلاعات: هغه خو چې را شي۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: ښه څه لږ صبر وکړه چې دے پرې یو دوه خبرې وکړي۔ جی جناب اورنګزیب خان!

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، چونکه زما حلقه یو داسې حلقه ده چې د ټول پیښور ښار، که هغه پی ایف ټو دے، که هغه پی ایف تهری دے، که هغه پی ایف فور دے، تقریباً د ټولو چې څومره د نکاسئ اوبه دی، هغه د پی ایف ون نه تیریږی، که هغه شاهی کهته ده او چونکه څو ځله حکومت هم دا اعلان وکړو چې یره د دې 'مین' نالو د صفائی وشی، د نن تاریخه پورې زه دا نه پوهیږم چې صفائی نه کیږی او کله چې په پیښور ښار کښې دوه څاڅکی باران وشی، د پی ایف ون چې څومره آبادی ده، هغه دوه دوه فټه کښې، درې درې فټه اوبه په هغې کښې ولاړې وی۔ زه ډیر دغه سره وایم چې چونکه زمونږ یو منسټر صاحب هدایت الله خان هم په سعید آباد او دین بهار کالونئ کښې اوسیږی، هغه ته هم د دې هر څه ښه مکمل معلومات دی۔ په اربونو روپئ د دې سیوریج د پاره، د دې سیلابونو د پاره راغلې دی۔ برائے مهربانی چې د پی ایف ون دغه کومې صفایانې دی، دغه د وکړی۔ زمونږه عوام چې کوم دے، هغوی بالکل داسې یو حالاتو کښې اینختې دی چې د هغه خلقو د کروړونو روپو فرنیچر، د هغوی الیکټرانکس، د هغوی کارپټ، د هغوی چې څومره دغه دی، هغه هر څه تباه شو، خاصکر چارسده روډ شو جی، دله ذاک روډ شو، دغه شان زما کچی آبادی شوه، احمد آباد شو، قاضی آباد شو، فقیر آباد شو جی، سعید آباد شو جی، زه کوم یو علاقه تاسو ته اووایم چې یره هغه نن خشکه پرته ده؟ تاسو یو مهربانی وکړئ چې د دې اسمبلئ نه یو کمیټی جوړه کړئ، برائے مهربانی لږ د پی ایف ون چکر ورته ورکړئ چې د هغه ځائے حالات وګوری لکه څنګه چې زه په یو جزیره کښې اوسیږمه، که د چیف افسر سره زه رابطه وکړم، چیف افسر ما ته وائی ما سره اختیار نشته، که زه ټی ایم او سره رابطه کوم، ټی ایم او وائی ما سره اختیار نشته او تر دې پورې خبرې راغلې چې هغوی ټیلی فون زمونږه نه 'اټینډ' کوی

چې کله دفترو ته لاړ شو نو په دفترو کښې هغه زمونږ نه پټ شي۔ بس جي څلور کاله چې زمونږ سره کومې لوبې وشوې په دې پیښور ښار کښې، نه زمونږه حلقې ته څوک توجه ورکوی، نه د هغې صفايئ ته څوک توجه ورکوی، زه دې هاؤس ته دا اپیل کوم، زه تاسو ته دا اپیل کوم، زه دې خپلو مشرانو ته دا اپیل کوم چې د دغه کسانو خلاف د کارروائی وشی چې کوم خلق دلته په لکهونو روپئ میاشت تنخواګانې هم اخلی او هغوی خپله ذمه واری هم سر ته نه رسوی او تر څو پورې به مونږه دا چغې او دا دغه کوؤ؟ ستاسو به ډیره مهربانی وی چې د دې خلاف د یؤ انکوائری کښینی چې اخر په پیښور ښار کښې ولې د صفايئ دا حالات دی؟ دا پیښور ښار یواځې زمونږه نه دے چې یره مونږ په دیکښې اوسیږو، د پیښور ښار د ټولې صوبې دے،په دې پیښور ښار کښې ټول ایم پی ایز دلته راځی، ټول منسټران دلته راځی، چې څومره بیوروکریټس دی، هغه په دې پیښور ښار کښې دی۔ نو کم سے کم زه ستاسو نه، د دې هاؤس نه دا سوال کوم چې برائے مهربانی چې په دې ټوله صوبه کښې دا ټول د پښتنو یؤ نوے کور دے،دا پیښور ښار، برائے مهربانی چې دا ښار د لږ صفا ستهرا وساتلے شي۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: دا کال اټینشن دے جی، په دې باندې، کال اټینشن باندے بحث۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: دا یؤ خبره زه ستاسو په خدمت کښې کول غواړم، زمونږ په سرائے نورنګ کښې، که ستاسو اجازت وی؟۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه کال اټینشن دے کنه، هغه رولز ټول خرابیږی، هغه مذهبی مسئله وه څکه پرې لږ دغه مونږه وکړو۔ زمین خان هم مخکښې دا مسئله ډیره وچته کړې وه خو زما خیال دے هغه هم ستړے شو، څه ترې جوړ نه شو۔ میاں صاحب! دا سرائے نورنګ هم پکښې یاد لره، سرائے نورنګ دے که۔۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل بالکل جی، لکی مروت۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چې د هغه نورو به څه حال وی؟ جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: یره جی چې اوس دا پارلیمان نه وے نو د دوئ د خبرې ډیر خوږ جواب دے ، د ده روغ مل ما اومنلو خو دے ، دے ترې دا ، د دې خندا برکت دے ، دا خندا نه ده، مسئلې به ډیر په خوش اسلوبئ حل کوئ۔ دا تشه داسې نه ده چې په بډه به ورپسې تماچه ګرځوې۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: دا واوره کنه۔

وزیر اطلاعات: ما ته پته ده، تا ته چې د چا د خندا ضرورت دے ، هغوی پورې ستا رسائی شته، په مونږ څه کوې ؟

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ دا ښه ده چې نن بشیر خان په چهټئ دے نو ده ته په کهلاؤ مټ اجازت ملاؤ شو (قہقہے،تالیاں) او ډیر زړه ئے تش کړو او ساعت په ساعت ګرمیدو، که دا دے ډیر په موقع ګرم شوے وے کیدے شی څه ریزلټ ئے راوتے وے۔ سپیکر صاحب، رښتیا خبره ده چې دا سیریس مسئله ده او دلته چې دا اوس باران شوے وو، پرون نه هغه بله ورځ نو څلور پینځه ګهنټې صرف په دې روډ بند وو چې اوبه راغلې وې،اوس دا عجیبه خبره ده په سړک اوبه راغلې وې، په خوړ کښې به اوبه راتلې خو د سړک د اوبو نه مونږ داسې نه وو خبر، لس منټه شل منټه خو خیر دے ، درې څلور ګهنټې لکه بیخی چې دا ټولې نالئ بندې دی، په دې ځائے کښې د صفائی، او بیا زمونږه د خدائے فضل دے د دې محکمې وزیر صاحب ډیر مضبوط دے ، ډیر Strong دے ، ډیر Hold ئے دے او شو ځله هغه باضابطه دلته هم خبره کړې ده، خپل ډیپارټمنټ ته ئے هم وئیلې دی، زه نه یم خبر چې د دې ډیپارټمنټ په غوږ دا خبره لګی او که نه لګی؟ لهذا دا خبره زمونږ Collective responsibility ده، بشیر خان زمونږ مشر دے خو مونږ د دې هاؤس نه دا خبره کوؤ چې دا په هر ځائے کښې چې خرابی ده، دا معاف کیدے نه شی، دا څنګه خبره ده چې د ده په پیښور غوندې، زمونږ دارالخلافه کښې د دوئ دا پوزیشن دے ؟ په هغه بله ورځ مونږه یؤ جنازې له تلو دلته په فقیر آباد کښې چې په کوم انداز باندې هلته ټول، زه حیران شوم، بیخی اوبه بندې وې، ګل بهار کښې بیخی

اوبه بندې وې، دا د دې باران نه دوه ورځې مخکښې خبره زه کوم، نو که زمونږ د پیښور د خپلو ولو او د نالو دا دغه وی، څنګه چې منور خان وائی، ستاسو خپل ممبر چې کوم دے فریاد کوی نو بیا به مونږه ولې په دې باندې دغه نه کوؤ؟ دا د خپل او د پردی کار نه دے، دا د قوم کار دے، دا قومی مسئله ده او دا زمونږ په ټوله صوبه کښې شته، په دیکښې شک نشته چې د کومو ورځو نه پلاسټک راوتے دے، د پلاسټک په علاج باندې پوهیدل ډیر ګران دی خو دا ډیره عجیبه خبره ده چې په یؤ ځائے کښې به زما سل دوه سوه کسان د صفایئ د پاره وی نو هغوی څنګه ځائے صفا کوی چې دا اوبه په یؤ ځائے کښې هم روانې نه دی؟ اخر دا دومره، دا زمونږ ټاؤن والا، زمونږه دلته د 'ډیډیک' ملګری هم ناست دی، ټهیک ده چې د هغوی به د ډیویلپمنټل کارونو سره کار وی، هغوی د هم په دې خصوصی میټنګ وکړی، دا د منتخب ممبرانو خپله هم حیثیت شته چې هغوی ډی سی او راواوغواړی، هغوی ایډمنسټریټر راواوغواړی، دا به څنګه فریاد وی چې یؤ سړے به زما نه منی او چې چا نه دی منلی هغه سم راغوښتل غواړی او په دې ځائے کښې پیش کول غواړی۔ د اسمبلئ خپلې کمیټئ شته، د دې ځائے خپل محکمې شته، خپل وزارتونه شته، دا خو نه چې د سر نه به اوبه تیریږی نو زه به خبره راواوچتوم، پکار دا ده چې دا په سنجیدګئ سره په هر یؤ فورم دا خبره وشی۔
زه، بشیر خان نشته او د هغه د طرف نه دوئ ته Surety هم ورکوم او ډیپارټمنټ ته دا هدایت کوم چې نن بشیر خان خو نشته خو زمونږ Collective responsibility ده، پیښور ته اوځئ چې کوم، چې د تنخوا خبره شی خو د هړتال د پاره مړنی دی، چې تنخواه ئے لیټ شی نو وائی زمونږ تنخواه نشته او څه چل دے د ټاؤن ون، او بیا تنخواګانې، فلانکئ اډه چې کوم دے نو په ټهیکه باندې ورکول غواړی او پیسې راکړئ، په فلانکی ځائے کښې ټهیکه ورکول، او اکثر خو دا وائی چې مونږ سره د تنخواګانو د پاره پیسې هم نشته نو دومره زیات مو بهرتی کړی دی چې پیسې نشته او کمال مو دا دے چې لختی نه شئ صفا کولے۔ دا تنخوا ځکه نشته چې د ضرورت نه زیات دی، تعداد ئے زیات دے کنه، نو سره د زیات تعداده هم ته صفائی نه شې کولې؟ زه سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یؤ ډیډ لائن، ډیډ لائن ورله ورکړئ، دریې ورځو کښې دا بنار پاک کړی۔

وزیر اطلاعات: زه د دې موسم، چونکه دا موسم دے د بارانونو، زه هدایات کوم د بشیر خان په Behalf باندې هم او د Collective responsibility ،چې پینځلس ورځو کښې د ننه د ننه، بیا هم د بارانونو پیشن گوئی ده، بیا هم چې کوم دے دغه رنګ مشکلات دی، که صرف د دې د وجې نه اوبه راځی چې دوئ لختی نه وی صفا کړی نو پکار ده چې مونږ د دوئ صفائی وکړو ځکه چه بیا د دوئ ضرورت نشته۔ (تالیاں) پینځلس ورځې کښې د دوئ مونږ ته جواب پکار دے۔

جناب سپیکر: پینځلس، پینځلس ورځې د بیا هم ډیرې ورکړې۔پندرہ دن پھر بھی زیادہ دیئے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: اورنګزیب خان! بس دغه کښې ئے ساته۔

وزیر اطلاعات: دوئ ئے په ګپ اخلی، وائی که پینځلس نه مخکښې باران وشو، مخکښې هم د دوئ ذمه واری ده خو پینځلس ورځو کښې د ننه به رپورټ راکوی چې څه چل ئے وکړو او څه ئے ونکړلو؟

جناب سپیکر: هسې تاسو، عالمګیر خان! ستاسو د 'ډیډک' مشری ده کنه، لږ ټول پکښې رااوغواړه او میاں صاحب به راشی۔ میاں صاحب به هم راشی او دا محرک چې دے ، اورنګزیب خان دے ، دا ټول رااوغواړئ۔ نه دا ٹھیک وائی دا شے سیریس مسئله ده۔ دا عالمګیر خان به که خیر وی د دې اجلاس سبا رااوغواړی۔ ملک قاسم خان خټک-----

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔ میاں صاحب ذکر وکړو، وائی 'ډیډک' چیئرمین، زما خیال دے چې موجوده کښې یؤ پینځه شپږ خو به ناست وی خو د 'ډیډک' چیئرمین-----

وزیر اطلاعات: جوړ ئے کړه۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: نه جوړوم ئے میاں صاحب، خو د 'ډیډک' د چیئرمین سپیکر صاحب! یؤ دفتر شته، یؤ گاډے شته او یؤ ډرائیور شته، باقی که ما ته دوئ وښائی چې د 'ډیډک' د چیئرمین سره پینځه زره فنډ وی نو زه بیا ملامته. مونږ د ډیډک چیئرمین ما خو تاسو ته اووئیل چې صرف یؤ دفتر دے، یؤ گاډے دے او یؤ ډرائیور دے، په دغه درې-----

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا عالمگیر خان زمونږ ورور دے، داسې کار دے جی چې وائی اس به د قیامت په ورځ د خپل زور نه خبریږی، د هر یؤ منتخب ممبر خپل یؤ حیثیت دے، یؤ 'پاور' ئے دے چې په هغه حساب ئے ثوک استعمالوی، ثوک ترې ږق نه شی وهلے۔ مونږه خپل فائل په منتونو باندې گرځوؤ، په زارو باندې گرځوؤ، بیا مو د هغوی سرونه او مغزه دومره بره کړی وی چې هغوی ته منتخب سړے هډو څه ښکاری نه، او څه مونږ د خپل، زمونږ خپل یؤ 'پاور' شته، پکار دا ده چې منتخب خلق هغې 'پاور' ته وگوری، د هغې مطابق حرکت کوی نو د ډیډک چیئرمین خو بیا د خپل ډسټرکټ د منتخب خلقو مشر وی، دا داسې چې زه به ده له سړی ورکوم، دا چې ثومره چل د ده ایزده دے، دوئ د دا چل استعمال کړی، که دا ټول خلق ده ته کښیننا ستل نو بیا اووایئ؟ دا گاډے د هر چا سره نشته او تا سره شته، دا استعمالول غواړی او چل د رځی بس ملا ورته وتړه مونږ د رسره یو۔

اراکین: بس ټھیک شوه۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب، ملک قاسم خان جی۔

ملک قاسم خان خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی حکومت ہر سال فن وثقافت کی خدمات کے طور پر فنکاروں وشعراء کرام کو اعزازات کے ساتھ مالی امداد دینے سے بھی نوازتی ہے۔ امسال جن کو ایوارڈ سے نوازا گیا، ان میں خیال محمد، گلزار عالم، انور خیال، معشوق سلطانہ، زر سانگہ وغیرہ شامل ہیں مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ضلع کرک سے تعلق رکھنے والے پشتو کے نامور شاعر استاد سید حسن جو کہ گزشتہ ماہ 70 سال کی عمر میں نہایت کسمپرسی اور لاچارگی کی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر حکومتی امداد کے انتظار

میں انتقال کر گئے مگر حکومتی اداروں نے بے حسی کا مظاہرہ کیا اور اس عظیم شاعر کو نہ مالی امداد دی گئی اور نہ ہی کوئی ایوارڈ۔ اسی طرح نامور شاعر محمد خان ولد نیاز محمد ضلع کرک بھی حکومتی عدم توجہ اور ناانصافی کا شکار چلا آرہا ہے، لہذا ان قومی ہیروز کی خدمات کے طور پر استاد سید حسن کو بعد از مرگ اور محمد خان کو فنی اعتراف کے طور پر ایوارڈ سے نوازا جائے اور ان کی قابل لحاظ مالی امداد کی جائے۔

جناب والا، حقیقت دا دے چې د اسمبلئ نه بهر وزیرا علیٰ صاحب ته مې ډیر ریکویسټونه وکړل، دا یو ډیر معذور او د صوبې نامور شاعر وو چې ډیر د کسمپرسئ په حالت کښې مړ شو جی، امداد ورته ملاؤ نه شو۔ کور ئے لاړو، یوه بیوه ئے پاتې ده بیا مې نن هم، اوس مې دا اسمبلئ ته ځکه راوړو چې د اسمبلئ په وساطت سره دې خپل مشر ته زه ریکویسټ وکړم چې----

ایک رکن: شاعر وو که فنکار وو؟

ملک قاسم خان خٹک: دا شاعر وو، قومی شاعر دے، فنکار نه دے، نه زرسانګه ده او نه معشوق سلطانه ده، هغه یو نامور شاعر دے چې کوم دے، زه دا وایم چې که د ګلزار عالم کیږی نو د استاد سید حسن جی، (مداخلت) یره جی شرمیږمه، ګوره مونږ ته ګوره چې کومه ده، دومره نامور شاعر بوډها، وزیراعلیٰ صاحب ته مې ریکویسټ کړے وو، هغوی سمری غوښتې وه، هغه دوئ ختمه کړه، اوس تا ته جی ریکویسټ کوم، د اسمبلئ په خاطر د دې غریبانو څه امداد وکړه۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب! دا د کرک دومره نامور فنکار تاسو ولې پریښے دے؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، بیا دوئ شکایت کوی، وائی میاں صاحب خاندی نو په سر کښې ئے ذکر د ګلوکارانو کړے دے او ایوارډ غواړی شاعر له نو خو د شاعرانو ذکر به د کړے وو نو ته اوس د خیال محمد سره چې دے برابروې، نو خیال محمد ټوله دنیا پیژنی او دے چې کوم دے، که اوس هم دې هاؤس کښې چا ټپوس وکړو نو یو دے به ئے ورته تعارف کوی۔ زرسانګه جی، هغه په ورلډ کښې مشهوره فنکاره، ګلوکاره ده، اوس کوم ځائے کښې

Comparison کوی نو دے پخپله وائی چې مه ورکوه (قہقہے) د دې مطلب دا دے د ده دا مثالونه چې کوم دے نو دا مناسب نه دی او بیا معشوق سلطان او بیا گلزار عالم، نو دا ډیره عجیبه خبره ده۔ خیال محمد جی د حمزه صاحب یو غزل وئیلے دے نو په هغې کښې د دې خبره شته چې وائی:

؎ په مینه کښې شته ژوند خو تبنتیدل به پکښې نه وی
او په میئو کښې سرور دے خو لویدل به پکښې نه وی (قہقہہ)

(تالیاں)

داسې ده جی چې بالکل مونږ، دوئ چې دا کومه خبره په گوته کړې ده، زمونږ خپله کمیټی ده او هغه کمیټئ ته مونږ دا لیږو، د هغې خپل معیار دے، خپله طریقه ئے ده۔ زه به ئے هغه کمیټئ ته ولیږم چې په هغه معیار پوره وی، چې نورو ته ملاویږی ده ته به په سر کښې ملاویږی، (تالیاں) داسې هیڅ خبره نشته، نه Discrimination شته او مونږ غواړو او د شاعرانو خپل یو طریقه ده۔ شاعران بیل لاټ دے، فنکاران بیل لاټ دے ،زه به د شاعرانو په لاټ کښې چې کوم دے که فرض کړه په مرکزی سطح څه نه شی کیدے نو په صوبائی سطح که لږ ډیر څه وی خو زه به ئے یاد کړم، هغه کمیټئ چې دے Recommend کړو نو مونږ به مطلب دا دے چې د ده بالکل یادگیرنه کوؤ، دا زمونږ حق دے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ستار خان صاحب۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: او دے خو د جی، د دې شاعر یو شعر خو د اووائی چې ډیر لوئے شاعر دے، د دې ډیر لوئے شاعر خو د یو شعر اووائی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک قاسم خان! ملک قاسم خان که دا۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: گوره جی، د دوئ خپل کتابونه دی، زه څه شاعر نه یم۔

جناب سپیکر: که د هغه نه وی نو د بل چا اووایه خیر دے۔

(قہقہے)

ملک قاسم خان خٹک: (قہقہہ) د هغوی ډیر شعرونه دی، د هغوی باقاعده کتابونه دی او د هغوی باقاعده یؤ مقام دے۔ باقاعده د صوبې شاعرانو چې پته وکړې، دا اقبال فنا صاحب ترینه خبر دے خو دے اوس لاړو، چې سید حسن یؤ مشهور شاعر دے جی۔

جناب سپیکر: اوس سبا له کتابونه۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: د دوئ خو دغه شاعری سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سبا له ئے کتابونه راوړه او میاں صاحب له ئے ورکړه۔

ملک قاسم خان خٹک: ٹھیک شوه جی۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: Abdul Sattar Khan, please call attention notice No. 759.

جناب عبدالستار خان: 759۔ تھینک یو، سر۔ میں قاسم صاحب کی طرف سے ایک شعر عرض کرتا ہوں میاں صاحب کو:

مکتبہ عشق کا دستور نرالا دیکھا اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں۔

ایک رکن: بیا اووایه۔

جناب عبدالستار خان: اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں پہلی بار کہ آپ نے آج ہماری اسمبلی میں ایک نئی روایت کی بنیاد رکھی ہے اور نماز کے اوقات میں جو اذان کی روایت آپ نے رکھی ہے، میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں (تالیاں) اوراللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ (تالیاں) یہ کال اٹینشن نوٹس ہے سر، 759۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع کوہستان میں 1996ء کے بعد آج تک محکمہ تعلیم میں خالی آسامیوں پر بھرتیاں نہیں کی گئی ہیں جس کی وجہ سے سارے تعلیمی ادارے اور ہمارے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ مختصر بات کرنے اور مسئلے کا حل نکالنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، میں نے جو کال اٹینشن نوٹس لایا ہے،اس کے دو حصے ہیں۔ ایک محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی نسبت سے ہے، دوسرا ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو ہے، ہمارے وزیر صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے اس صوبے کا سب سے پسماندہ ضلع، یہ بات ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں اور سنتے بھی رہتے ہیں لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ 1996ء کے بعد آج تک جتنے بھی سکولز بنے ہیں،ادارے بنے ہیں،یہاں پہ کالجز بنے ہیں،ان میں آج تک بھرتیوں کا عمل نہیں ہوا ہے حالانکہ میرے حلقے میں اس وقت 2008ء کے بعد 18 سکولوں کی پوسٹیں سینکشن ہو گئی ہیں جس میں 6 ہائی سکولز ہیں، 4 مڈل سکولز ہیں اور باقی پرائمری سکولز ہیں۔ اسی طرح میرے باقی ساتھیوں کے حلقہ جات میں میرے خیال میں کوئی 20،30 سکولوں کی پوسٹوں کی سینکشن ہو گئی ہے اور ہمارا سب سے بڑا مسئلہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آپ پڑھیں،آپ کی طرف۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: سب سے بڑا مسئلہ ہمارے تعلیمی فقدان کا، کوہستان میں تعلیمی زوال، بچوں کے مستقبل کا یہ رہا ہے کہ ہمارے ہاں ادارے بنتے ہیں لیکن وہاں پہ پوسٹوں کی سینکشن ہونے کے بعد وہاں پر بھرتیاں نہیں ہوتیں۔ اس کی واضح مثال میں نے جو ذکر کیا ہے کہ 1996ء کے بعد آج تک ہمارے جتنے بھی ایس ای ٹیز ہیں، سی ٹی اساتذہ ہیں، پی ایس ٹیز ہیں، قاری پوسٹوں پہ، باقی ہائر ایجوکیشن میں جو ڈگری کالج پٹن بنا ہے، اس میں ابھی تک پوسٹوں پر تعیناتی نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے پورے کوہستان کے جوانوں کا مسئلہ ہے، وہ سر متاثر ہیں اور ایبٹ آباد مانسہرہ کے کالجز میں منت خیرات کر کے مطلب اپنا وقت گزارتے ہیں، لہذا میں نے ڈیپارٹمنٹ سے کئی بار بات کی ہے، سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے اور ہمارے بابک صاحب اور قاضی اسد صاحب سے میں نے گزارش کی ہے کہ دو مہربانیاں ہمارے ساتھ کر لیں۔ ایک ہمارے سکولوں میں جتنی پوسٹیں خالی ہیں، وہ فوری طور پر، باقی پورے صوبے میں وہ ہوا ہے، ہمارے سکولوں کو چلانے کیلئے ہماری پوسٹوں پر تعیناتی کا عمل کریں۔ دوسرا ہمارا پٹن کالج جو ہے، ڈگری کالج جو ہے، وہ تیار ہوا ہے تو اس میں فوری طور پر ہمیں پوسٹوں کی سینکشن دیں، ہمیں لیکچررز، پروفیسرز دے دیں تاکہ ہم وہاں پہ کلاسیں سٹارٹ کر سکیں اور ڈگری کالج داسو جو ہے، اس پہ Ninety percent کام ہو چکا ہے۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ صوبے میں جو پالیسی ہے، اس کے مطابق وہاں پہ بھی پوسٹیں سینکشن ہوں تو ہماری جو نوجوان نسل ہے، اس کا مستقبل ہم بچا سکتے ہیں اور ہم تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ Thank you very much, Mr. Speaker۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔اب کون، قاضی صاحب! ته یا بابک صاحب، څوک به جواب ورکوی؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں اپنا جواب دے دوں گا سر، سردار اپنا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! میری ایک گزارش یہ ہے کہ اگر یہ 'داسو' کی Handing /taking ہو گئی ہے، میں محکمے سے چیک کر لیتا ہوں تو پھر اس کا Schedule of new expenditure بھجوادیں گے فنانس کو تاکہ پوسٹیں سینکشن ہو جائیں اور جہاں تک پٹن کالج کا کہہ رہے ہیں تو یہ انفارمیشن بھی ان شاء اللہ کل حاصل کر کے اگر اجلاس ہوا تو کل اجلاس میں، ورنہ میں ستار خان کو بلا کے ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ مسئلہ بھی ان کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بتا رہے ہیں کہ 96ء سے کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے، یہ ایسا ممکن ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایسا ممکن میرے خیال میں تو نہیں ہے کیونکہ بھرتیاں ہم سنتے رہتے ہیں، ابھی پچھلے دنوں بھی بھرتی کا ایک پراسیس چل رہا تھا اور جیل کا، پولیس کا پراسیس چل رہا تھا اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دونوں کالجوں کا کل ذرا پیش کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں کالج کا 'کنفرم' کروں گا جی۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! دا څه وائی جی، د 96ء نه یوه بهرتی نه ده شوې؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، عبدالستار خان چې د کوهستان په حواله باندې او حقیقت هم دا دے چې کوهستان د بدقسمتئ نه زمونږه په ټوله صوبه کښې، په ټوله خیبر پختونخوا کښې، هسې خو هم ډیر پسمانده علاقه ده، بیا تعلیمی لحاظ سره دا علاقه چې ده، دا لږه پسمانده ده۔ مونږ خو چې کله حکومت راغلے دے، کوهستان ته زمونږ حکومت خصوصی توجه ورکړې ده او دا د کومو مسئلو ذکر چې عبدالستار خان وکړو، دوئ به هم مونږ سره اتفاق کوی چې په تیرو وختونو کښې د بدقسمتئ نه کوهستان ته هغه توجه ملاؤ شوې نه ده چې د کومې توجه چې کوهستان مستحق وو او مونږ ډیر زیات Initiatives چې کوم دے هغه په کوهستان کښې د تعلیم په مد کښې

اخستی دی۔ د زنانؤ بھرتی ھلته شوې ده، د نارینؤ د پاره هم اشتهار شوے وو او بیا په هغې کښې یؤ مسئله راغله، ان شاء الله زه دوئ ته ایشورنس ورکوم چې هلته، ډائریکٹر صاحب هم ناست دے چې څومره زر کیدے شی هغه مسئله چې ده، هغه Hitch چې دے ، هغه هلته اوس وتے دے او زر تر زره دا پوسټونه چې دی، دا به مونږه ایډورټائز کړو او ان شاء الله دغه خالی اسامئ چې دی، دا به مونږه ډکې کړو۔ سپیکر صاحب! دا هم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> هلته به ایجوکیشن خلق، دومره جینکئ یا دغه به وی، ممکن ده؟

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> جی بالکل، هلته خو اوس د الله فضل دے ، په دیکښې هیڅ شک نشته چې د هغې ځائے مقامی اکثریتی خلق چې دے ، هغه تعلیم یافته نه دے او دا هم تاسو ته معلومه ده چې وقتاً فوقتاً باندې هلته څه داسې انتها پسند او داسې Activities وی، د هغې د یرې په وجه باندې هم خو بهرحال مونږ ټهیک ټهاک سپورټ هلته کړے دے او بیا د کوهستان د پاره او تور غر د پاره وزیر اعلیٰ صاحب خصوصی مهربانی کړې ده چې دا هغه اضلاع دی چې دا ډیرې زیاتې ورستو پاتې اضلاع دی۔ د ښځو د تعلیم د پاره بیا Initiatives مونږ شروع کړی دی چې بیا د هغوی والدینو ته به مونږه ماهانه وظیفې ورکوؤ، د پاره د دې چې دا ټول والدین Encourage شی او خپلې بچیانې سکولونو ته لیږل شروع کړی، نو دا د دې کال د 13-2012 په اے ډی پی کښې Reflected scheme دے۔ مونږ داسې ګڼو چې ان شاء الله د دې پروګرام د آغاز سره به په کوهستان کښې هغه خلقو ته Encouragement ملاؤ شی او ان شاء الله تعلیم طرف ته به دا خلق نور مائله شی۔ بهر حال د اپوائنټمنټس په حواله باندې زه ایشورنس ورکوم چې ان شاء الله زر تر زره به دا ایډورټائز کړو او دا پراسیس به مونږه 'کمپلیټ' کړو جی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی، بابک صاحب۔ بل خو درسره خوا کښې هم سجاد خان ناست دے ،زما په خیال د هغوی نه زیات زور دوئ شروع کړے دے۔ (قہقہہ) جی مسرت شفیع بی بی، کال اټینشن 768۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے حال ہی میں ایک لیٹر جاری ہوا ہے جس کے تحت گرلز کالج ہنگو کی 'ٹائمنگ' صبح آٹھ بجے سے لیکر شام چار بجے کی گئی ہے جس سے مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ چونکہ گرلز کالج ہنگو میں آنے جانے کا مسئلہ تو پہلے ہی بہت بڑی رکاوٹ ہے، اب ٹائم کی تبدیلی سے طلباء اور سٹاف دونوں کیلئے بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے، لہذا ٹائم کو Change کیا جائے اور حکومتی فیصلہ واپس لیا جائے، نیز حالات کے مطابق 'ٹائمنگ' مقرر کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا یوه ډیره اهمه مسئله ده، پکار دا ده چې هائر ایجوکیشن والا چې کله دا آرډر کولو نو چې د ضلعو حالاتو واقعاتو ته ئے خیال کړے وے۔ دوئ یو جنرل آرډر اوویستو، تقریباً د ټولو کالجونو د پاره او د فیمیل ایجوکیشن کله مونږه خبره کوؤ نو Already مونږ په ضلعو کښې، خاصکر زه به د جنوبی اضلاع خبره کوم، دې ځائے کښې فیمیل ایجوکیشن خو Already یوه ډیره غټه مسئله ده خو که تاسو ورته 'ټائمنګ' هم دا شان کیښودو نو دا سټاف ته او طلباء ته به ډیره مشکله شی۔ اکثر په دغه علاقو کښې چې کوم ټیچنګ سټاف وی، هغه د نورو ضلعو نه راځی نو د هغوی تلل راتلل ډیره غټه مسئله ده نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو ورته څه ټائم Propose کوئ؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: په دیکښې جی مونږ خو دا وایو چې جی دا آٹھ بجې خو ټهیک دے جی، دا خو څه خبره نه ده خو د چار بجې په ځائے دو بجې ټائم وی نو دا به Suitable وی۔ دوئ کم سے کم دو تین گهنټې سفر د کورونو نه وی نو دوئ دا طے کولې شی؟ نو حالات واقعات دا دی جی۔

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، سر۔ سر، یہ Basically اگر آپ کو یاد ہو گا جب یہ 'ورکنگ' ہفتہ جو تھا، Working week کو چھ دن سے کم کر کے پانچ دن کیا گیا تھا، غالباً یہ اس وقت جون میں ہم نے ان گھنٹوں کو پورا کرنے کیلئے جو ایک ہفتے میں کلاس رومز میں پڑھائی پوری کرائی جاتی ہے، اس کیلئے کیا تھا اور سر، تعلیم اگر حاصل کرنی ہے، بچیوں کی بھی تعلیم ہے اور پڑھانا بھی چھ دن نہیں ہے، پانچ دن پڑھانا ہے تو پھر میں کس طرح، اس کو پھر یا صبح میں دو گھنٹے پہلے شروع کرواؤں، بہر حال انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کر

دیا ہے، میں نے بات کی ہے سر، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ یہ جو ہفتہ والی چھٹی ہے کالجز میں، اس کو ختم کر دیں اور وہ پرانی 'ٹائمنگ' پھر سے شروع ہو جائے۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: په دیکښې جي یوه بله مسئله ده او هغه دا ده چې دوئ د میل اینډ فیمیل دواړو د پاره یؤ 'ټائمنګ' ایښود دے نو دا خبره جي لږ غوندې خطرناکه ده۔ میل خو راتلے شي کالج اینډ سکول ته خو د فیمیل د پاره تلل راتلل یوه ډیره غټه مسئله ده، د هغوی د سیکورټي مسئله ده، د هغوی د 'پک اینډ ډراپ' مسئله ده نو په دې باندې د Immediately هغه وکړی جي، زه دا غواړم چې دا Immediate هغه را شي ځکه خو مې کال اټینشن کښې اچولے دے جي---

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے جي۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: او دا هفته چې ده جي بیشکه د ختمه شي۔

جناب سپیکر: په دې باندې خبره، قاضی صاحب! آپ ان کے ساتھ ذرا بیٹھ جائیں، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی اور آپس میں کچھ مسئلہ نمٹا دیں۔ جی شازیہ اورنگزیب بی بی، کال اٹینشن نوٹس نمبر 763۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ پشاور میں صوبائی محکمہ ٹرانسپورٹ رکشہ اور ٹیکسیوں کیلئے کلو میٹر کے حساب سے کرایہ نامہ فکس کرے تاکہ عوام کو کلو میٹر کے حساب سے کرایہ دینا پڑے اور رکشہ اور ٹیکسی گاڑیوں کے ناجائز کرائے سے عوام کو نجات دلائی جا سکے۔

جناب سپیکر! زه په دې باندې، میں جی بہت Concerned ہوں اس کیلئے کہ کسی بھی رکشہ یا ٹیکسی میں کوئی 'فکسڈ پرائس' نہیں ہے، ان کو چاہیئے کہ ہر کلو میٹر کے اوپر ان کے پاس ایک کرایہ نامہ ہو جناب، اور اس کے اوپر یہ ٹریفک پولیس جو ہے یا ان کے جو ڈی آئی جی ٹریفک ہیں جناب، ان کو یہ Assure کرانا چاہیئے اب عوام کو کہ جی اگر وہ ٹیکسی یا رکشے کو Hire کر رہے ہیں تو ہر کلو میٹر کے اوپر اس کی جو قیمت ہے، وہ ان کو پتہ ہونا چاہیئے، جیسا کہ اگر صدر سے کوئی حیات آباد جا رہا ہے تو جناب ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ صدر سے حیات آباد کا کرایہ کتنا بنے گا؟ اب آج کل یہ حالات ہیں کہ اگر رات کو کوئی 'ٹریول' کر رہا ہے اور خصوصاً خواتین۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: محمد رسول اللہ ﷺ۔ جی یہ چونکہ نماز لیٹ نائٹ تک بھی پڑھی جا سکتی ہے تو اسلئے دو چار منٹ اسمبلی اجلاس چلاتے ہیں پھر آپ نماز پڑھیں۔ جی، بی بی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جی جناب سپیکر، یہ جس طرف میں، جس ایشو کے اوپر میں آپ کی اٹینشن کو مبذول کرانا چاہ رہی تھی، یہی تھا جناب کہ اکثر رات کے اگر دس یا گیارہ بجے ہوں اور کوئی خواتین اور ان کے ساتھ پھر Specially بچے، اگر وہ ٹریول کر رہے ہوں کسی ٹیکسی یا رکشے پہ تو وہ Blackmailing کرتے ہیں اور وہ ان سے بڑے کرایے وصول کرتے ہیں۔ اب ان کی مجبوری ہوتی ہے کہ اگر ان کے پاس اپنی گاڑی نہ ہو تو Naturally they have to pay whatever they are asking for، تو میں چاہتی ہوں جناب سپیکر کہ اس کے اوپر ایک ایکشن لیا جائے Immediate effect کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: اور یہ کرایہ نامے جو ہیں تو ہر گاڑی میں ہونے چاہئیں جناب، کیونکہ اس طرح سے غریب عوام کو ریلیف ملے گی اور وہ ہمیشہ سے جس طرح سے آج یہ اذان کی آواز ہمیں سنائی دے رہی ہے اور ہمیں بڑی دلی خوشی ہو رہی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جناب، آپ کے اس ایکشن سے بھی پھر یہی ہو گا کہ آپ کو یاد کیا جائے گا اور یہ عام عوام کو ریلیف مل سکے گی۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ جی میاں صاحب، تا خو یؤ داسې اهم ایشو وچته کړه چې نن دا ټیکسی کنټرول کول۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: او جی، زه ورته خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: واقعي چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضروري خو ده چې دا دوئ څه۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: ډیره جی، ډیره ضروري ده خو دا ستاسو جی، دا نن وړومبئ ورځ ده چې اذان کیږی او دلته دوئ ډیر Appreciate کړو، د هر چا خپل یؤ سوچ فکر کیدے شی، مونږ د خدائے فضل سره ټول مسلمانان یو او داسې نه چې ګنی ځلور نیم کاله مخکښې مونږ نه وو او اوس شو، دلته تلاوت به ستاسو یاد شی چې خلق

ورته غوږ نه ایږدی، دې تلاوت ته د غوږ ایښودو د پاره مونږ څومره Strong، مطلب دے دلته په دې باندې ډیبیټ کړے وو، خلق به په تلاوت کښې چپ کیدل نه، خلقو به یؤ بل پسې کارونه وړل، دا تش اوریدل نه دی او نه وئیل دی، د دې احترام هم دے ځکه د دې نه مخکښې هم چې کوم پوهه خلق وو نو هغوی داسې کار نه کولو چې د دې څیزونه بے احترامی وشی. د دې د پاره خپل خپل ځایونه وی، شکر الحمدلله مسلمانان یو، کلمه گو یو، په ثواب پوهیږو، په ایمان باندې پوهیږو،په پښتو او په غیرت پوهیږو، داسې خبرې چې هغه مطلب دا دے لکه زمونږه یؤ سپیځلی روایات دی چې د هغې د پاره خپل خپل ځایونه دی نو پکار ده چې مونږ په داسې خبرو کښې اونه یریږو او خپله خبره وکړو. سبا به دا ټولې خبرې مینځ ته راځی، څوک به دا وائی چې گنی یره مونږ یؤ خبره کوؤ، داسې به څوک مسلمان وی چې هغه به د بانگ مخالفت وکړی؟ د دې نه خو ښه دا ده چې کله نه مونږ کښینو، تلاوت د شروع شی او چې کله دا اجلاس ختمیږی، تلاوت د تر هغې پورې وی، ښه د ثواب کار دے خو د هر شی خپل ځائے وی، خپل وخت وی او خپلې مناسب طریقې وی نو زه دا خبرې ځکه کول غواړم چې زه د یؤ درد مند مسلمان په حیثیت خبره کوم چې د هغه تلاوت چې درې کاله به مسلسل دلته تلاوت کیدو نو خلقو به ورته غوږ نه ایښودو، ډیرو ذمه وارو خلقو به د تلاوت په دوران کښې فائلونه گرځول خو تقریباً یؤ شپږ میاشتې به کیږی چې دا احترام لږ جوړ شوے دے او زه خو د زړه نه خدائے د راته معافی وکړی ډیر غریب، مطلب دا دے چې گناه گار سړے یم خو تلاوت چې کله شروع کیږی نو زه په هغه ادب کښینم او چې تر څو ختم شوے نه وی، زه هم هغه رنگ ناست یم نو دا خو داسې یؤ خبره ده چې دا خو خدائے ته وگورئ هغه روایات سړے ژوندی ساتی چې کوم هغه زمونږ مشرانو د سوچ سمجھ نه پس یؤ کار کړے وی نو داسې کار کول نه غواړی چې هغه د سبا د پاره یؤ مشکل جوړوی او بیا یا ونه شی بانگ، دوئ به وائی چې ولې ونه شو؟ دا خو دې خلقو مسلمانی پریښودہ، دا غلط کار وشو نو زمونږ جماعت شته، د بانگونو ځائے شته، د مونځ کولو ځائے شته، دې اسمبلئ کښې د ننه جمات شته، دې اسمبلئ کښې د ننه چې کوم دے نو مؤذن شته، څه لږې نه دے، څه بې ځایه ځائے نه دے نو زما لږ خپل تاسو ته مؤدبانه د یؤ درد مند

مسلمان په حیثیت که دوئ دې تلاوت ته هم په ایماندارئ غوږ کیښودو نو دا به چې کوم دے خدائے په مونږ فضل وکړی-----

جناب سپیکر: ان شاءاللہ۔

وزیراطلاعات: ډیر بخښنه غواړم او-----

جناب سپیکر: د ټیکسی کنټرول کول جی۔

وزیراطلاعات: بالکل جی ټیکسی خو، دلته خو اول دا مسلمان ځائے ته راولو، ټیکسی نه، دا مسلمانی پاتې کیږی۔

جناب سپیکر: احترام پکار دے، ټولو له احترام پکار دے جی، بالکل اذان کښې هم او تلاوت کښې هم۔

وزیراطلاعات: بالکل جی، فیصلې ډیرې په اجتماعی او وروروئ پکار دی ځکه چې داسې فیصله هر سړے کولې شی خو هغه بیا وروستو ساتل ګران وی۔ دا زمونږ ریکارډ، ستاسو خپل ریمارکس دی، مونږ ته قبول دی-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دوئ چې کوم یؤ، ستار ورور خو یؤ شعر وئیلے وو او بیا وائی چې ما له جواب پکار دے نو دوئ هم ډیر زوړ شعر وئیلے وو، دا خو هر سړے چې "سبق یاد کیااور چھٹی نہ ملی" په دې خو زمونږ زړه شین شو نو زه به هم دوئ له، یؤ جواب ما له راغلو چې وائی جواب د رانکړو نو وائی:

ے جب ضرورت تھی تواک بوند کو ترسادیا — بعد میں کالی گھٹا چھائی تو کیا

اور جب مریض دم نے دم دیا آپ کو فرصت نہ تھی — بعد مردہ آپ نے تکلیف فرمائی تو کیا

دا مې دوئ ته ځکه اووئیل چې په تکلیف کښې یادول غواړی او د یؤ بل تپوس کول غواړی۔ جناب سپیکر صاحب، دا قانون نشته او د دې اختیار نشته چې میټر به مونږه لګوؤ او د یؤ یؤ کلومیټر حساب به کوؤ۔ طریقه څه ده؟ دا په ریکارډ چونکه راغلې ده نو هغه وئیل غواړی چې Overall څنګه چې تیل ګرانیږی یا ارزانیږی، د هغې په مناسبت سره د کرایې فیصله کیږی۔اوس میټر په 1973ء کښې دلته د متعارف شوے دے، میټر ولې اخوا شو؟ د میټر ګرارئ به

هغوی دومره تیزه کړه چې هسې خو به ئے بغیر میټره بوتلې نو په لس روپۍ وو، میټر چې به وچلیدو، هغه به پینځویشت وو، تا به ورته وئیل زه خو په لس راځم، هغه وائی میټر وائی چې پینځویشت نو، نو بیا مونږ له دا چل نه راتلو چې اوس د میټر ګرارئ او د هغې ګرارو د چیک کولو د پاره به د بیا نور خلق بهرتی کول چې اوس ګرارئ ګورو چې ګرارئ ټهیک ده او که ټهیک نه ده، هغه مشین به تاؤیدو۔ ښه خبره دا ده، د دوئ ډیر معقول تجویز دے، دلته مونږه، رشتیا خبره دا ده چې د تیلو قیمت د ورځې ورځې په حساب زیاتیږی او کمیږی نو د دې وجې نه دا کرایه کنټرول کول ډیر مشکل شو، چرته چې به دا په شپږ میاشتې کښې کیدو، په کال کښې کیدو نو مونږ به یؤ طریقه خپله کړو او د هغې مطابق مونږ انسپیکشن کوؤ نو د هغې روک تهام به ډیر اسان وو، اوس د هفتې هفتې حساب دے، مونږ دا خپله زړه کرایه لا جاری کړې نه وی، مونږه نوټس رسولے نه وی، دلته تیل بیا ګران شی او مونږه چې بیا کوؤ، زما په خیال مونږ ته کمه موقع ملاویږی، د لسو ورځو نه به هم کمې ملاویږی چې مونږه په خپل شته نوټس باندې مطلب دا دے چې عمل وکړو۔ ما بله ورځ ډیپارټمنټ راغوښتے دے، میټنګ مې پرې کړے دے، مونږ د دې کرایه د پاره چې کوم دے چهاپې وهلی دی، خلق مو هم چې کوم دے نو جرمانه کړی دی چې د چا اډه وه، هغه اډو والا ته هم تنبیهه ورکړے دے، نوټس هم ورکړے دے او دوئ چې دا کومه خبره د میټر کوی، زه به په دې میټنګ رااوغواړم، که چرته دا ممکن وه چې په دې وخت کښې زه دا Introduce کولے شم او دیکښې چې کوم دے کمپیوټرائز سسټم داسې لګیدے شی چې هغوی پکښې بیا ټګی نه شی کولے نو دا ډیره ښه خبره ده چې خلقو ته هم سهولت وی، کرایه چې کوم دے مناسب وی او خلق په ټهیک طریقه رسیدے شی، بالکل ډیره ټهیک خبره ده۔ د عوامو د سهولت د پاره ستاسو په وساطت یؤ خبره زه کوم چې زمونږ ټرانسپورټران، زه خپله ټرانسپورټر یم، هغوی د دې خبرې نه ډیر ناجائزه فائده اخلی چې دا بار بار زیاتیږی او ګرانیږی دوئ د خپلې خوښې کرایه مقرروی او دومره ظلم کوی چې هغوی په هغه لړو چې کله ارزان شی نو کرایه خو ښکته نه راولی او په دې دوران کښې دوه درې ځله ارزان شوی دی، هغوی کرایه ښکته نه راولی، ما په هغې جرمانه کړی دی، زه د دې هاؤس نه هغوی ته

هم دا تنبیهه ورکوم، خپل ډیپارټمنټ ته هم هدایت کوم چې هغوی د په دې باندې عمل وکړی چې څنګه د تیلو قیمت سیوا شی، د هغې مطابق به کرایه وی، چا چې د خپلې مرضئ کرایه واخسته او د تیلو د قیمت په مناسبت د هغې نه زیاته واخسته، پکار دا ده چې هغه ګرفتار شی، هغوی له سزا ورکړی او بل اجلاس چې کیږی نو په دې دوران کښې چا هم غیر قانونی کار کړے وی او چا ته سزا ملاؤ شی، هغه ریکارډ به زه دوئ ته هم بنائم او تاسو ته به هم بنائم چې د ټرانسپورټ د ډیپارټمنټ دا کار ګزاری ده او که خدائے کړے خیر وی خدائے به په دیکښې فرق راولی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ تیل چونکہ ایک بیرونی 'پراڈکٹ' ہے اور باہر سے آتا ہے اور اس کا ریٹ بھی باہر کی کمپنیاں مقرر کرتی ہیں تو اس حساب سے ڈیپارٹمنٹ اتنا تیز، جلدی فیصلہ، یہ مہینہ مہینہ میں CP rate بڑھتا ہے اور مہینے میں CP rate گھٹتا بھی ہے نا۔

اراکین: ابھی پندرہ دن کے بعد مقرر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی پندرہ پندرہ دن، تو ٹرانسپورٹ کے محکموں کو اللہ ہمت دے کہ پندرہ پندرہ دن میں وہ کرایہ بڑھائیں اور گھٹائیں۔ Honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that 'The Khyber Pakhtunkhwa, Disabled Persons Employment and Rehabilitation (Amendment) Bill, 2012' may be taken into consideration at once. Ji honourable Law Minister Sahib on behalf of-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب! مجھے اس بل پر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی پہلے Lay تو ہو جائے نا

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! اس بل پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں، اس کو ذرا پیچھے کر لیں، میری یہ گزارش ہے سر، اس میں کہ Basically اگر ہم اس بل کو دیکھیں، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس قسم کی قانون سازی ہے؟ یہ Basically ordinance ہے 1981 کا، جس میں اوپر دیا گیا ہے کہ CMLA اس وقت جو جنرل ضیاء تھے، انہوں نے ایک Ordinance lay کیا تھا، ابھی ہم، ٹھیک ہے 18th amendment کے بعد Devolve ہو گئے ہیں Subjects، یہ Provinces کے پاس آ گئے ہیں لیکن Provinces جیسا کہ زکواۃ اینڈ عشر کا تھا، اپنی Fresh legislation لاتے ہیں، وہ جو 18th

amendment کے تحت 270-AA کی شق (6) ہے، وہ آپ کو Empower کرتی ہے کہ Competent authority، آپ کے جو Laws ہیں، ان کو Amend، Alter اور Repeal کر سکتی ہے۔ مجھے سر، یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ آج ہم جو Legislation پاس کریں گے، اس کی آخر میں حیثیت کیا ہو گی، کیا اس کا جو Status ہو گا، وہ ایک نئے بل کا ہو گا؟ کیونکہ آخر میں اس میں Repealing Clause بھی نہیں ہے۔ اگر یہ Repeal نہ ہو تو پھر جب کل کو کوئی ممبر صاحب اس میں امنڈمنٹ لیکر آئے تو وہ اس کو کس نام سے لکھے گا، Khyber Pakhtunkhwa Amendment 1981 والا آرڈیننس لکھے گا، بل لکھے گا، اس کی ہیت کیا ہو گی؟ چونکہ اس میں Repealing Clause بھی نہیں، اس میں جگہ جگہ اتنی امنڈمنٹس کی گئی ہیں۔ بہتر یہ ہو گا کہ کوئی Fresh Legislation آجاتی کیونکہ سر، اگر اس طریقے سے ہم Legislation کرتے ہیں اور آخر میں سر میں صرف دو لفظ یہ کہنا چاہونگا کیونکہ کافی دیر ہے، اس میں انہوں نے سر ایک لفظ ڈالا ہے Preamble، یہ Preamble مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ Original ordinance میں تو یہ Preamble موجود نہیں ہے۔ اگر اوپر والا اس کا جو Portion ہے جو کہ CMLA، پریذیڈنٹ جنرل ضیاء کا اس وقت کا تھا، پہلے تو یہ کہ ایک تو اسمبلی کو زیب نہیں دیتا کہ ہم اس وقت کے Ordinances جو کہ ایک مارشل لاء کی حکومت میں جاری ہوئے اور اس کا نام ابھی تک ان میں رہا ہے اور ہم اس میں امنڈمنٹ کریں کیونکہ اگر آپ دیکھیں کہ Constitution کی جب 18th amendment ہو رہی تھی تو انہوں نے جنرل ضیاء کا کئی جگہوں سے نام بھی نکال دیا تھا، Basic یہ تھا کہ اس کا جو Democratic face ہے، اس کو آنا چاہیئے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی آرڈیننس اوپر لکھا ہو گا President/CMLA ordinance 1981 اور نیچے پھر یہ ہو گا کہ خیبر پختونخوا، تو سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر منسٹر صاحب اس کو چونکہ قانون کو بھی Deal کرتے ہیں، ذرا دیکھ لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل منسٹر صاحب! تھوڑا سا Motion lay ہو جائے نا تو۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ڈیبیٹ ویسے فضول ہے جب تک Motion lay نہ ہو جائے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آنریبل لاء منسٹر کو سنتے ہیں۔ کورم پوائنٹ آؤٹ۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> جی سر، وہ کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Countdown, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 20، دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

(دو منٹ بعد سیکرٹری اسمبلی نے کورم پورا نہ ہونے کی نشاندہی کی)

جناب سپیکر: نہ دے پورہ۔ معزز اراکین اسمبلی! آج جو ایجنڈا مورخہ 5 ستمبر 2012ء کیلئے ایوان میں تقسیم کیا گیا ہے، وہ مورخہ 7 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک لیا جائے گا۔ اجلاس کو مورخہ 7 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک پانچ بجے شام تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 07 ستمبر 2012ء بعد از دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)